جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

لله الحمد والمنه وله الشكر والنعمه كه رساله شريفه وكراسه جميله در رد منكرين الهام وبيعت ونقض كلام فرقه محدثه

مسمی

اثبات الالهام والبيعة

بادلة الكتاب والسنة

الملقب

بتضحيك الاناس

على تحقيق الكلام


STATE CENTRAL LIBRARY HYDERABAD

در زمان محمود وآوان مسعود بتوفيق الهی وتائيد صمدی حسب الايماء منشی عبد الحق صاحب لاہوری منشی الہی بخش صاحب

مطبع رياض الهند امرتسر مين باهتمام شيخ نور احمد مهتمم كى چهپا

بحث الہام کی

مغالطہ ۱۴۵- الہام کے معنے لغت مین یہہ ہین الہام چیزے در دل انداختن ۱۲۵
در آنچہ خدای در دل اندازد-صراح- ویقال الہمہ اللہ خیر القنہ ایاہ قاموس- لغات مین لعبد
تفحص کے معلوم ہوا کہ الہام دل کے خیال کو کہتے ہین **ہدایہ** آپ نے
صراح اور قاموس کی عبارتین تو نقل کرین مگر افسوس کہ مطلب نہ سمجھے-صراح مین لفظ
(چیزے) اور (آنچہ) موجود ہے-پس عبارت کے کیا معنے ہوئے الہام کیا ہے
کوئی چیز دل مین ڈالنی اور جو کچہہ خداوند کریم کسی کے دل مین ڈالے خواہ وہ خیال
ہو یا کلام یا حدیث واللہ اعلم آپ نے خیال کی خصوصیت کہان سے نکالی ہے قاموس
کی عبارت کو دیکھو (یقال الہمہ اللہ خیرا) کہا جاتا ہے الہام کیا اللہ نے اُس شخص کو
بہتر(ی کا القنہ ایاہ) سمجہا دیا یا سکہلا دیا یا کہہ سُنایا اُس شخص کو وہ کام-صاحب
قاموس نے الہام کے معنے کیے ہین تلقین کے اور غیاث اللغات مین ہے (تلقین
فہمانیدن وتعلیم کردن) سمجہانا اور سکہلانا ماخوذ از تلقن بمعنے فہمیدن وگرفتن سخن
از کسی) اور لفظ تلقین لیا گیا ہے تلقن سے جسکے معنے ہین سمجہہ لینا اور حاصل کرنا
بات کا کسی سے-اور قاموس مین ہے التلقین التفہیم تلقین کے معنے ہین
سمجہانا اور مجمع البحار مین ہے لقن ای فہم حسن التلقین لما یسمعہ مرد لقن
یعنے سمجہدار اچہی طرح پا جانے والا جس بات کو سُنے-حدیث شریف مین ہے
لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ کہلوا دو تم یا سکہلاؤ تم اپنے قریب الموت لوگون
کو لا الہ الا اللہ اور ایک روایت مین ہے لقنوا موتاکم یعنی سکہلاؤ تم اپنے مردون
کو سو رہو یٰس اور ابو کبشہ کی حدیث مین ہے فذہب حسن الحفظ عنی حتی
کنت الفن فاتحۃ الکتاب پس جاتا رہا میرا حافظہ یہانتک کہ مجہے سورۃ فاتحہ

کہلاتے اور کتب لغت مین لفظ القان کے معنے لکہے ہین سمجہانا۔ تعلیم کرنا۔ تلفظ کرنا
اور ان روایات مین جہان لفظ لقنوا یا القن کا آیا ہے پڑہانے یا سکہلانے کے
معنے بن سکتے ہین اگر یہان آپ کی طرح دل کے خیال معنے کرین تو کیا ترجمہ ہوگا مُردہ
کو کلمہ لا الہ الا اللہ اور سورہ یٰسین کا خیال کراؤ۔ اور سورہ فاتحہ کا مجہے خیال کرایا جاتا تہا
ملا صاحب آپ نے کونسی کتابون کا تفحص کیا تہا۔ صراح اور قاموس کی عبارت تو ہمارے
مفید مطلب ہے کوئی اور کتاب بتلائیے جس مین الہام کے معنے دل کا خیال لکہے
ہون **مغالطہ ۱۴۶** الہام کے معنے مین دعا اور ندا ماخوذ نہین **ہدایہ** ۱۴۶
آپ نے قاموس کی عبارت کا حوالہ دیا ہے اور صاحب قاموس نے الہام کے معنے
کئی ہین تلقین اور تلقین مین تکلم اور کلام ہی ہوتی ہے اور تکلم اور کلام کو آواز و ندا لازم
ہے پس آپ کہان سے کہتے ہین کہ (الہام کے معنے مین دعا اور ندا ماخوذ نہین) الفاظ
کا ترجمہ اجتہادی بات نہین کہ آپ اپنے اجتہاد سے جو جا مین لکہہ دین یہان کُتب
لغت اور محاورہ عرب کی سند درکار ہے۔ **مغالطہ ۱۴۷** اور کسی لغت مین ۱۴۷
نظر نہین آیا جو شخص یہہ کہے کہ مجہہ کو الہام ہوا کہ یہہ بات کر اور مین نے جواب دیا کہ
کس طرح کرون **ہدایہ** چشم بد دور کیا عجب عبارت ہے ہر چند فکر کیا کچہہ
سمجہہ مین نہین آتا جملہ اول (اور کسی لغت مین نظر نہین آیا) اگر اسکو پہلی عبارت سے
ربط دیتے ہین تو اگلی عبارت (جو شخص یہہ کہے کہ مجہہ کو الہام ہوا) ناتمام رہی جاتی
ہے لفظ (جو) موصول متضمن معنی شرط چاہتا ہے جزا کو اور یہان جزا کا پتہ نہین
اور اگر جملہ اول کو عبارت مابعد سے ملاکر کل مغالطہ کی عبارت کو ایک بنا دین تو یہہ معنے
ہوتے ہین (کسی لغت والے نے کسی صاحب الہام کا یہہ قصہ نہین لکہا کہ تو یہہ بات
کر اس نے کہا مین کس طرح کرون) اور تمام عبارت بالکل لغو اور پوچ ہوجاتی ہے۔
اہل لغت معانی الفاظ بیان کیا کرتے ہین قصہ خوانی انکا کام نہین۔ الہام کی

حکائیتین اور اسکے اقسام اور کیفیتین وہی لوگ تبلا سکتے ہین جو صاحب حال ہین۔

واضح ہو الہام کے چند اقسام ہین ایک تحدیث یعنے وہ کلام جو پردۂ غیب سے نازل ہوتی ہے پس اگر انبیا علیہم السلام پر نازل ہو تو اُسکو اصطلاح شرعی مین وحی کہتے ہین اور اگر اولیا اللہ پر نازل ہوئے اسکو تحدیث کہتے ہین اور ایسے ہی لفظ وحی سورد کے اعتبار سے جداگانہ معنے رکہتا ہے اگر سوائے نبی کے اور کسی کی طرف وحی کی نسبت کیجائے تو اُس جگہ الہام مراد ہوگا چنانچہ اس آئیت مین واذا وحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی جبوقت الہام کیا ہمنے حواریون کی طرف کہ یقین لائو مجہہ پر اور میرے رسول پر اور اس آیت مین واوحینا الی ام موسی ہم نے الہام کیا موسی کی والدہ کو۔ چونکہ یہہ لوگ نبی نہ تہے اس واسطے اِن آئیتون مین وحی کا ترجمہ الہام کیا جاتا ہے۔ اور ابن عباسؓ کی قرارت مین ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الآیۃ اور نہین بہیجا ہمنے تجہہ سے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی اور نہ صاحب الہام آخر آیت تک اگرچہ لفظ محدث ہماری قرارت متواتر مین نہین مگر علما کے نزدیک قرارت غیر متواتر خبر مشہور کا حکم رکہتی ہے اور حدیث صحیح مین ہے قد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فعمر بیشک پہلی امتون مین صاحب الہام تہے پس اگر میری اُمت مین کوئی ہوگا تو عمر ہوگا۔ اس آئیت اور حدیث مین تحدیث کی قسم کا بیان ہے۔ تحدیث کے معنی ہین بات کرنی پس ثابت ہوا کہ صاحب الہام کو غیب سے کلام سُنائی دیتی ہے ملا صاحب جو الہام کو محض خیال تبلاتے ہین بالکل غلط ہے۔

قسم دویم۔ زبانی فرشتہ متشکل بشکل بشر کے کلام سُننا جیسا کہ مریم علیہا السلام کے حق مین فرمایا فارسلنا الیہا روحنا الآیات پس ہم نے بہیجا مریم کی طرف اپنی روح (جبرئیل) کو آیتون کے اخیر تک واذ قالت الملائکۃ یمریم ان اللہ یبشرک

جسوقت کہا فرشتون نے تحقیق اللہ خوشخبری دیتا ہے تجہہ کو واذ قالت الملائکۃ
یا مریم ان اللہ اصطفاک اور جسوقت کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق اللہ نے
برگزیدہ کیا تجہہ کو اس قسم کے الہام کو اصطلاح قوم مین خطاب ملکی بہی کہتے ہین
تیسرا قسم الہام کا یہہ ہے کہ صاحب الہام کے دل سے خود بخود ایک بات جوش
مارتی ہے اور اسکی زبان پر آتی ہے اکثر ایسی بات بہی مونہہ سے نکلتی ہے کہ پیشتر
اسکو یاد نہ تہی بلکہ اسکا علم نہ تہا حقیقت مین وہ کلام غیبی ہوتی ہے خیالات نفسانی
نہین ہوتے۔ قسم سویم کا الہام باعتبار مورد کے دو قسم ہے اور ہر ایک قسم کا جدا جدا
نام ہے اس قسم کا الہام اگر نبی کو ہو تو اسکو نفث فی الروع کہتے ہین حضرت فرماتے
ہین ان روح القدس نفث فی روعی تحقیق پہونکا جبرئیل نے میرے دل مین اگر
کسی اور شخص کو ہو تو اسکا نام نطق سکینہ ہے چنانچہ صحابہ کرام کہتے ما کنا نبعد
ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر وقلبہ ہم بعید نہ سمجہتے اس بات کو جو سکینہ گویا
ہوتا ہے عمر فاروق کی زبان اور دل پر یعنے عمر کی بات سنکر ہم یون گمان کرتے تہے
کہ یہہ شخص اپنی طرف سے نہین کہتا بلکہ الہام ربانی سے کہتا ہے۔ شارحان حدیث
سید۔ طیبی۔ صاحب لمعات لکہتے ہین سکینہ اُس شے کا نام ہے جو صاحب الہام
کی زبان پر ڈالی جاتی ہے یا فرشتے کا نام ہے جو الہام لیکر آتا ہے قسم چہارم
یہہ ہے کہ صاحب الہام کے دل مین محض خیال آوے جیسا کہ ملا صاحب نے بیان
کیا ہے اور ان دو حدیثون مین بہی اسی کا ذکر ہے ان للملک لمۃ بقلب ابن آدم
وللشیطان لمۃ فلمۃ الملک ایعاد بالخیر وتصدیق بالوعد ولمۃ الشیطان ایعاد
بالشر وتکذیب بالوعد تحقیق فرشتہ کا لگاو ہے انسان کے دل سے اور شیطان
کا بہی لگاو ہے فرشتے کی لگاوٹ کیا ہے بہترائی کا وعدہ دینا اور خدا کے وعدون
کو سچ کہنا اور شیطان کی لگاوٹ برائی کا وعدہ دلانا اور خدا کے وعدون کو جہٹلانا

والداعی فوق الصراط واعظ الله فی قلب کل مؤمن اور سر پر کہڑا ہو کر پکارنے
والا - اللہ کا واعظ ہے جو ہر مومن کے دل مین ہے - حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین والالهام ینقسم الی عام وخاص وعامه قد یقع کثیرا وخاصه
قد یقع نادرا انتهی ملخصا اور الہام منقسم ہوتا ہے طرف عام اور خاص کے اور
قسم عام اسکا اکثر واقع ہوتا ہے اور قسم خاص کبہی شاذو نادر وقوع مین آتا ہے پس
چارون قسم آیات اور احادیث سے ثابت ہین ملا صاحب نے جو تہا قسم ہے ان کو مع
تین قسمون کی نفی کردی اور برخلاف کتاب وسنت اور علما امت کے ایک نیا مسئلہ
نکالا هداه الله **مغالطه ۱۴۸** لیکن شرح مین یہ بات ثابت نہین کہ ایک ۱۴۹
شخص چلا جاتا تہا اور ہاتف نے آواز دیا قرآن مین ہی اسکا ذکر نہین پس معلوم
ہوا کہ الہام صرف خیال دل کو کہتے ہین **هدایه** ہاتف - صائح - منادی
تینون کے ایک ہی معنے ہین آواز دینے والا - چیخنے والا - پکارنے والا - اب ہم
آیتون اور حدیثون سے ثابت کرتے ہین جو کئی شخصون کو صائح اور منادی نے
پکارا اور آواز دی - صحیح بخاری مین ہے لما مات الحسن بن الحسن ضربت امرأته
القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا هل وجدوا ما
فقدوا - فاجابه آخر - بل یئسوا فانقلبوا جبکہ انتقال کیا حسن بن حسن رضی الله
عنہما نے انکی بیوی نے انکی قبر پر ایک سال خیمہ لگا رکہا پہر خیمہ اٹہا لائی پس
اس نے سنا ایک پکارنیوالا کہتا ہے کیا انہین پا گیا جو انہون نے کہویا تہا -
دوسرے نے جواب دیا نہین بلکہ نا امید ہو گئی پس لوٹ چلی - ملا علی قاری نے
صائح کا ترجمہ ہاتف سے کیا ہے - اور حدیث معراج مین ہے فلما جاوزت
نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی پس جب مین گذرا ایک
پکارنے والے نے پکارا مین نے اپنے فرض کا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندون

کے واسطے تخفیف کر دی۔ اور ساریہ رضی اللہ عنہ کے قصہ مین ہے فاذا بصائح
یصیح یا ساری الجبل اچانک ایک چلانے والے نے چلا کر کہا اے ساریہ پہاڑ
کی طرف رہ اور حدیث صحیح مین ہے فسمع صوتا فی السحابۃ اسق حدیقۃ فلان
پس بادل مین سے ایک آواز سنی فلان شخص کی باغ کو پانی دے۔ مجمع البحارین
ہے اھتف بالانصار ای نادھم بلا حماتیون کو ہتف یصیح دونون کے ایک
معنے ہین ایسا ہی ھتفت صاحت غرض حدیث کی شرحون اور لغت کی کتابون سے
ثابت ہوا کہ ہاتف اور صایح اور منادی کے ایک معنے ہین اور نیز صحیح روایتون سے
جن سے انکار کرنا پیروان سنت سے بعید ہے ثابت کیا گیا جو ہمارے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حسن بن حسن کی بیوی نے اور میدان جنگ مین
ساریہ رضی اللہ عنہ نے اور جنگل مین کسی مسافر نے ہاتف کی آواز سنی اور سمجھی
پس یہہ قول مصنف کا ان معنون مین جو یہہ لوگ استعمال کرتے ہین کہین قرآن
وحدیث مین نہین آیا) بآواز دہل منادی کرتا ہے کہ بیچارہ بالکل سادہ اور بیعلم
ہے جس نے مشکوۃ دیکھی ہوگی وہ ان روایتون سے واقف ہوگا مصنف کو
قرآن وحدیث کے ممارست کا دعوی ہے مگر ان روایتون کی خبر نہین۔ اور پروردگار
فرماتا ہے ونادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا ہم نے پکارا اسکو اے
ابراہیم تونے بیشک سچ کر دکہلایا خواب اذ ناداہ ربہ بالواد المقدس طوی جس
وقت پکارا موسی کو اسکے رب نے پاک جنگل مین جسکا نام طوی ہے۔ ملا صاحب
چند سطرین لکھہ کر فرماتے ہین (اور کسی نے آواز سنی) پہلے انکار سے توبہ کرتے
ہین پس ناظرین اس نتیجہ کو بھی منسوخ سمجھین جو انہون نے فرمایا تہا (پس معلوم
ہوا کہ الہام صرف خیال دل کو کہتے ہین) بلکہ باقرار ملا صاحب چارون اقسام صحیح
۱۴۹ ہین **مغالطہ ۹۴** اوحی ربک الی النحل اور واوحینا الی ام موسی مین

مفسرین الہام کے معنے کرتے ہین لیکن الہام کے معنے درست نہین ہوتے کیونکہ
الہام مین صرف القا ہی ہوتا ہے وہان جواب وسوال نہین ہوتا **ھذا ایہ** یہہ
تو آپ مانتے ہین کہ وحی مین کلام اور سوال وجواب ہوتا ہے مگر الہام مین نہین ہوتا اب
ہم پوچھتے ہین کہ یہہ فرق آپ نے کہان سے نکالا اور اسپر کیا دلیل اور کونسی سند ہے
اہل لغت وحی کے معنے الہام ہی کرتے ہین جب اہل لغت کے نزدیک دونون ایک معنی
پر آتے ہین تو مفسرین کا قول صحیح ہوا - قاموس مین ہے الوحی الکتابۃ والاشارۃ
والمکتوب والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وحی کے معنے ہین لکہنا اور اشارہ
کرنا اور مکتوب اور رسالہ اور الہام اور پوشیدہ کلام اور مجمع البحار مین ہے الوحی یقع علی
الکتابۃ والرسالۃ والالہام والکلام الخفی اور مجمع مین ہے الالہام ان
یلقی اللہ فی النفس امرا یبعثہ علی الفعل والترک وھو نوع من الوحی یخص اللہ
بہ من یشاء من عبادہ لفظ وحی بولا جاتا ہے کتابت اور رسالت اور الہام اور
کلام پوشیدہ پر - الہام یہہ ہے کہ اللہ کسی کے دل مین کسی بات کا القا کرے جو اس
شخص کو فعل یا ترک کا باعث ہووے - اور الہام ایک قسم ہے وحی کا خاص کرتا ہے
اسکے ساتہہ پروردگار جسکو چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اور یہہ بات ہم پہلے ثابت
کر چکے ہین کہ الہام بمعنے تحدیث وتلقین اور تکلیم بہی آتا ہے اور ایسے شخص
کو ملہم اور محدث اور ملقن اور مکلم کہتے ہین بخاری مین ہے قد کان فیمن قبلکم من الامم
محدثون پہلی امتون مین غیب سے باتین سننے والے لوگ تہے قد کان فیمن
قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی
امتی منہم احد فعمر تمہارے سے پہلے امت بنی اسرائیل مین ایسے لوگ تہے جنکے
ساتہہ غیب سے کلام کیجاتی تہی باوجودیکہ وہ نبی نہ تہے پس اگر میری امت مین سے کوئی
ویسا ہو تو عمر ہوگا اور صحیحین مین ہے ویلہمنی محامد احمدہ بہا لا تحضرنی

القرآن و فی روایة لیعلمنی اور الہام کریگا پروردگار مجہہ کو تعریفین جنکے ساتہہ مین اسکی
حمد کرونگا جواب مجہہ کو یاد نہین اور ایک روایت مین ہے تعلیم کریگا مجہہ کو پروردگار آخر
حدیث تک - ان سب روایتون اور سندون سے ثابت ہوا کہ وحی کے معنے الہام ہی
آتا ہے اور الہام مین آواز اور کلام ہی سنائی دیا کرتی ہے اور معلوم ہوا کہ ملا صاحب
جیسے وضعی مسایل بناتے ہین ویسی ہی وضع لغت مین بہی دخل رکہتی ہے - خیر تیرہوین
صدی کے مجتہد سے یہہ بہی غنیمت ہے کیون صاحب آپ نے صفحہ ۴۶ مین تصریح کیا ہے
کہ اگر کسی آدمی سے فرشتہ کلام کرے تو اسکا نام وحی ہے نہ الہام یہہ تو بتلا دیجئے
جو کوئی جہوٹا دعوی کرے کہ مجہہ کو وحی ہوتی ہے تو بموجب اس آیہ کریمہ کے و من
اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیئ وہ شخص سردار
ظالمون کا ہے یا نہین اگر ہے پس آپ اور آپکا وزیر مطیع اللہ صاحب رجو اس رسالہ
اور قصیدہ علیا کے اخیر مین لکہتے ہوے سروش از غیب با من کرد ارشاد کہ سروش
گفت زغیبم بگوشم این تاریخ) تو پوری پوری اس آیت کی مصداق ہوگئی اور اگر کہو کہ یہہ
کلام شاعرون کے طریق پر ہے پس بحکم آیہ کریمہ والشعراء یتبعہم الغاوون معاذ اللہ
داخل زمرہ غاوین ہوجاؤگے کیا اچہا کہا جسنے کہا ہے وزیرے چنین شہریارے چنان
جہان چون نگیرد قرار چنان - افسوس آپ ہمین ساداتین پر طعن کرتے ہو اور خود بدولت
ناحق مدعی وحی **مغالطہ ۱۵۰** جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ الہام کے معنون
مین کلام اور تکلم ماخوذ نہین **ہدایہ** ملا صاحب آپ بار بار یہی کہتے ہین کہ الہام
مین کلام نہین ہوتی کیا یہہ مسئلہ آپکو الہام سے معلوم ہوا ہے یا کسی کتاب مین دیکہا
ہے قرآن و حدیث اور لغت عرب سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ الہام مین کبہی کلام بہی
ہوا کرتی ہے ان یتبعون الا الظن وما تہوی الانفس پروردگار فرماتا ہے بعض
لوگ اپنی اٹکل اور ہواے نفس کے تابع ہین ایسا ہی آپکا حال نظر آتا ہے - خدا رحم

فرماوے **مغالطہ ۱۵۱** اگر کوئی شخص دعوی کلام تکلم کا کرے اور پھر اُسپر
اطلاق الہام کا کرے ہم اُسکو صادق نہ جانینگے **ھدایہ** چونکہ آپ مقر ہین کہ وحی
مین کلام ہوا کرتی ہے اور وحی اور الہام کا مرادف ہونا لغت کی کتابون سے ثابت ہے
پس آپکو اس شخص کا صادق جاننا اپنی تحریر کی رو سے ضرور ماننا پڑیگا **مغالطہ**
۱۵۲- اللہ جل جلالہٗ نے صریح فرمایا ہے کہ **فالھمھا فجورھا وتقوٰھا** لفظ نفس عام
ہے فاسق کا ہو یا صالح کا کافر کا ہو یا مومن کا تقوی اور فجور کا الہام ہر ایک کو ممکن ہے
ھدایہ جیسا لفظ نفس عام ہے اسی طرح لفظ الہام بھی عام ہے بعضون کو بطریق
تحدیث غیبی (غیب سے ایک کلام کا سُنائی دینا) ہوتا ہے اور کسیکو بطریق خطاب ملکی (فرشتہ کا
متشکل بشکل انسان ہوکر کلام کرنا) اور کیونکو بطریق تعلیم روحی (خود بخود ایک کلام کا جو
اُسکو یاد نہ تھی یا اُسکو جانتا بھی نہ تھا زبان پر جاری ہونا) اور بہتون کو بطریق القاء نفسی
(ایک خیال دل مین آنا) اور جیسا کہ الہام تقوی مین الہام کا عام معنی لیا جاتا ہے
ویسا الہام فجور مین بھی عموم ہے مگر القاء خیر کو الہام رحمانی کہینگے اور القاء شر کو
الہام شیطانی چنانچہ اس حدیث مین (جسکو ہم پہلے نقل کر چکے ہین) دونون طرح کے
القا کا ذکر ہے۔ فرشتہ کا لگاؤ ہے ابن آدم کے دل سے اور شیطان کا فرشتہ
کی لگاوٹ خیر کی امید دلانی اور خدا کے وعدون کو سچا دکھلانا اور شیطانی لگاوٹ
بُرائی کا وعدہ دینا اور وعدہ الہی کو جھٹلانا۔ الہام خیر کے انواع راقم پہلے کتاب و
سنت سے ثابت کر چکا اب الہام شر کے انواع آیات بینہ واحادیث صحیحہ سے
بیان کرتا ہے۔ نوع اول تحدیث جو اس متفق علیہ روایت مین مذکور ہے تلک الکلمۃ
من الحق یخطفھا الجنی فیقرھا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ (کاہن کوئی سچی
بات بھی لوگون کو بتلا دیتے) آن حضرت نے فرمایا یہ ایک سچی بات ہے جن
(فرشتون سے سُنکر) اُسے یاد کر لیتا ہے پس مرغی کیسی آواز کے ساتھہ بولکر

اپنے دوست کے کان مین کہہ دیتا ہے۔ نوع دویم خطاب جوان آیتون مین وارد ہے واذ زین لھم الشیطٰن اعمالھم وقال لاغالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال انی بری منکم انی اری ما لا ترون ترجمہ۔ اورجسوقت سنوارنے لگا شیطان انکی نظرمین اُنکے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا تمپر آجکے دن اور مین رفیق ہون تمھارا پس جب سامنے ہوئین دو فوجین اُلٹا پھرا اپنی ایڑیون پر اور بولا مین تمہارے ساتھ نہین مین دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے۔ شیطان مجسم ہوکر لوگون کو نظر آیا اور لڑائی کے وقت جب مقابلہ مین فرشتہ دیکہے اپنے ساتہیون کو جواب دیکر بہاگ گیا۔ اور کمثل الشیطٰن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک جیسی کہاوت شیطان کی کہ جسوقت کہا اُسنے آدمی کو کفر کر پس جب کفر کیا کہا مین الگ ہون تجہہ سے۔ شیطان ایک زاہد کا دوست ہوا اور اُسکو فسق سکہلایا جب وہ پکڑا گیا تب کہنے لگا تو مجہے سجدہ کر مین تجہے بچا لونگا۔ جب اُسنے سجدہ کرکے ایمان گنوا لیا تو کہنے لگا مین تجہہ سے بیزار ہون۔ جیسے بی بی مریم سے جبرئیل نے بصورت انسانی ظاہر ہوکر کلام کرتی تہی ویسے ہی ان کافرون سے شیطان نے جسم انسان مین آکر فریب دیا نوع سویم تعلیم روحانی جسکا بیان اس حدیث صحیح بخاری مین ہے فیسمع الکلمۃ فیلقیھا الی من تحتہ ثم یلقیھا الآخر الی من تحتہ حتی یلقیھا علی لسان الساحر ترجمہ۔ پس سنتا ہے شیطان فرشتون سے ایک کلمہ پس اپنے سے نیچے جگہہ والے کو ڈالتا ہے پہر وہ اپنے سے نیچے درجہ والے کو سکہلاتا ہے یہانتک کہ جادوگر کی زبان پر بذریعہ تعلیم روحانی کے ڈالتا ہے اور ساحر ایک سچے فقرہ کے ساتہہ سو جہوٹ ملاکر لوگون مین فخر سے ظاہر کرتا ہے۔ نبوت کے جہوٹے مدعی اکثر اسی قسم کے الہامات دکہلاکر لوگون کو فریب دیا کرتے تہے صاحب مجمع البحار لکہتے ہین

فالروایات اشعار بان الوضع فی اذن الکاہن تارۃ بلا صوت واخری
بہ روایتون سے معلوم ہوتا ہے جو کاہن کے کان مین کبھی آواز سے بات پہنچتی
کبھی بدون آواز کے۔ نوع چہارم وسوسہ اور خطرہ جسکو مصنف خیال دلی لکھتے ہین
الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء شیطان تمہین ڈراتا ہے محتاجی
سے اور حکم کرتا ہے بیحیائی کا ان للملک لمۃ بقلب ابن آدم وللشیطان لمۃ
فلمۃ الملک ایعاد بالخیر وتصدیق بالوعد ولمۃ الشیطان ایعاد بالشر وتکذیب
بالوعد اس آیت اور حدیث مین نوع چہارم کا بیان ہے اور جیسا الہام کا معنی
آیۂ کریمہ فالہمہا فجورہا وتقویہا مین عام ہے اسی طرح وحی اس آیت مین
وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءہم (تحقیق شیطان وحی کرتا ہے طرف اپنے
دوستون کے) عموم پر محمول ہے یعنے مختلف طور پر القا کرتا ہے۔ الہام خیر اور الہام
شر مین یہہ فرق ہے کہ خیر اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور شر شیطان کی طرف
سے جسکو خیر کا الہام ہوتا ہے اسکو محدث وملہم وملقی رحمانی کہتے ہین اور جسکو برائی
کا الہام ہوتا ہے اسکو محدث وملہم وملقی شیطانی بتلاتے ہین۔ آیۂ کریمہ فالہمہا
فجورہا وتقویہا مین الہام کا ایک ہی معنے لینا اور باقی کو نہ ماننا یا سراسر تعصب ہے
یا محض بے علمی وبیخبری۔ ہم ناظرین کو ایک اور بات بتلاتے ہین مرزا صاحب نے لفظ الہمہا کا
ترجمہ الہام اصطلاحی سے کیا ہے اور ہم نے وہی معنے تسلیم کرکے اسی ادعا
پر یہہ جواب دیا ہے ورنہ اصل آیت فالہمہا فجورہا وتقویہا مین الہام کے
معنے ہین تعلیم اور تفہیم کے پس آیت کے معنے اس طرح کرنے چاہئے ربنا سکھلایا
اور سمجھایا نفس کو فجور اور تقوی اسکا یعنے پروردگار نے کتابین اتارکر اور
رسول بھیجکر گمراہی اور ہدایت کا رستہ واضح کردیا اور سمجھا دیا اب مصنف کا
استدلال بالکل بیجا اور باطل ہوگا۔ مغالطہ ۱۵۳ یہہ اگر [illegible]

الہام کا کرتے ہین اور اُنکے معتقد لوگ قرآن وحدیث سے زیادہ خیال کرتے ہین
اور اُسکے منکرون پر اشد انکار کرتے ہین بلکہ اُنکو کافر جانتے ہین یہہ باتین دین
کی نہین **ھدایہ** جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہین وہ کسی چیز کو قرآن
وحدیث پر مقدم نہین کرتے بلکہ الہامات کو شواہد اور مبشرات اور ترجیح اور اطمینان
کا سبب سمجھتے ہین۔ اور جو شخص تاویل کے ساتھہ الہام کا انکار کرے اُسکو کافر نہین
۱۵۴ کہتے بلکہ مبتدع کہتے ہین چنانچہ سلف صالحین کا یہی طریقہ تہا **مغالطہ ۱۵۴**
علماء عقائد نے لکھدیا ہے و الالہام لیس بحجۃ **ھدایہ** معلوم ہوا ملا صاحب
بہت حیران ہین ہر طرف ہاتہہ مارتے ہین کوئی دلیل نہین ملتی جس سے الہام کی بے
اعتباری ثابت کرین آخر اُنہین لوگون کا قول سند لاتے ہین جن کے آپ ہمیشہ
سے منکر ہین اور اسی رسالہ کے اول و آخر مین جن پر اعتراض کئے ہین۔ اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ آپکا حافظہ اور فہم بالکل جاتا رہا ہے ورنہ آپ یہہ قول اہل کلام کا (و
الالہام لیس بحجۃ) کبہی سند نہ لاتے آپ وجود الہام کے منکر ہین اور اس
قول کے یہہ معنے ہین کہ الہام کا وجود تو ہے مگر کتاب وسنت کی طرح حجت نہین
اگر اہل کلام آپکی طرح الہام کے منکر ہوتے تو یون لکہتے الہام کا وجود ہی نہین
یا کہتے الہام دل کا خیال ہے جو مومن کافر صالح فاسق چہوٹے بڑے سب کے دل
مین آتا ہے اور اُسکی حجت ہونی نہ ہونی پر بحث نہ کرتے بلکہ علماء عقائد لکہتے ہین الہام
کیا ہے القا ہونا علم کا دل مین جو ایک قسم ہے وحی کا آپ نے اتنی بات کو مان لیا
کہ (حجت نہین) مگر حجت نہ ہونیوالی چیز کے وجود کو نہین مانا ایک جملہ مین خبر کا اقرار ہے
اور مبتدا سے انکار یہہ بعینہ ملحدون کی سی بات ہے جو کہتے ہین کلام اللہ مین نماز کی
۱۵۵ ممانعت آئی ہے خدا فرماتا ہے لا تقربوا الصلوۃ **مغالطہ ۱۵۵** اور
علماء عقائد نے لکہا ہے کہ اسباب علم کے تین ہین الی قولہ الہام کو کسی نے اسباب

علم سے نہین بنایا **هدایه** علم کلام فلسفہ کے مقابلہ مین اُسی کی ڈہنگ پر بنایا گیا تھا اہل کلام کو منقول کی طرف توجہ نہ تہی صرف علم معقول اُنکا مبلغ علم تہا اسلئے سلف صالحین نے متکلمین کو زمرۂ علما مین شمار نہین کیا اور آپ ہی ہمیشہ اُنکے منکر رہے ہین مگر افسوس کہ ضد اور تعصب کے سبب یہان اُنکی تقلید کرتے ہین اگر متکلمین برخلاف کتاب وسنت کے کسی مسئلہ کا انکار کرینگے تو بیشک اُنکا قول رد کیا جائیگا اللہ جل شانہ فرماتا ہے واذ اوحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی قالوا امنا اور جسوقت الہام کیا مین نے طرف حواریون کے یہہ کہ تم ایمان لاؤ ساتہہ میرے اور میرے رسول کے وہ بولے ہم ایمان لائے۔ عیسی علیہ السلام کے شاگردون کو معرفت توحید الہی اور حقیت عیسی علیہ السلام الہام سے حاصل ہوئی اور اُسی کے موافق انہون نے اپنے عقائد کو مضبوط کرکے اللہ اور اُسکے رسول کے برحق ہونے کا اقرار کیا معرفت توحید الہی کے برابر کوئی علم نہین سب علوم اس سے ادنی ہین جب یہہ سب علمون کا سردار علم بسبب الہام کے حاصل ہوسکتا ہے تو اور علمون کی کیا حقیقت ہے۔ اور فرمایا واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ فاذ خفت علیہ فالقیہ فی الیم ہم نے موسی کی ماکی طرف الہام کیا کہ تو اُسکو دودہ پلا پس جسوقت تجہے اسکی حالت پر خوف ہو پس ڈال اُسکو دریا مین۔ دیکھو الہام کے ذریعہ سے کیسی مشکل حل ہوئی اور موسی علیہ السلام کی مان نے اس دور از عقل بات پر کیسا اعتبار کیا کہ جیتے بچے کو بہتے پانی مین پہینک دیا آخر اللہ جل شانہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور مان بیٹے کو ملادیا لتعلم ان وعد اللہ حق تاکہ وہ جانے بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے۔ اور طالوت نے بذریعہ الہام معلوم کرکے بتلایا کہ میرے ساتہیون مین سے جو نہر پر پانی پئیگا میری رفاقت سے رہ جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور عمر فاروق نے ایک لشکر روانہ کیا اور ساریہ نام شخص کو اُسپر امیر بنایا۔

جمعہ کے روز خطبہ پڑہتے ہوئے آپکو بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ مسلمانون کو شکست ہوتی
ہے آپ اُسیوقت امیر لشکر کو پکار کر تدبیر بتانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی طرف جا
پروردگار نے یہی آواز انکو پہنچا دی اور وہ پہاڑ کی طرف پشت کر کے کہڑے ہوگئے۔
دشمنون کا داؤ نہ چلا آخر کفار مغلوب ہو کر بہاگ گئے۔ اور ایک شخص سے حضرت عمر
نے پوچہا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا جمرہ پہر پوچہا باپ کا نام بولا شہاب آپنے
دریافت کیا کس قبیلہ سے کہا حرقہ سے پوچہا کہان رہتا ہے کہا حرۃ النار مین پوچہا کونسی
جگہہ کہا ذات لظی مین فرمایا جا اپنے گہروالون کی خبر لے وہ سب جل گئے۔ جب اُس شخص
نے جا کر دیکہا تو یہی حال تہا جو حضرت عمر نے کہا تہا ... الہام سے معلوم
ہوئے اور جیسے بتلائے ویسے ہی دیکہنے مین آئے حضرت فاروق کے ایسے ہی حالات
دیکہ کر صحابۂ کرام کہا کرتے ان الملک ینطق علی لسان عمر ملا صاحب کو محدثین کے
عقائد کی خبر نہین ورنہ متکلمین کی تقلید نکرتے علامۂ زمان نواب سید محمد
صدیق حسن خان لقطۃ العجلان بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین لکہتے ہین کہ کثیر از سلف صالحین الہام کو
اسباب علم سے جانتے ہین۔ پس یہہ بات (کہ الہام علم کا ذریعہ اور سبب ہے) کتاب اللہ
لطیفہ اور آثار صحابہ سے بخوبی ثابت ہوئی اور ملا اور متکلمین کا بے سند قول رد ہوا ۱۵۶
۱۵۶ بلکہ سب یہی کہتے ہین الالہام لیس من اسباب المعرفۃ لصحۃ الشئ عند اہل الحق
یعنے الہام اہل سنت و جماعت کے نزدیک کسی شے کی صحت معلوم کرنے کا اسباب نہین ہے
ھدایہ نسفی کی مراد اہل حق سے متکلمین ہے کیونکہ اہل فن اپنی اپنی فن کا ہمیشہ
حوالہ دیا کرتے ہین ملا صاحب اگر راست گوئی کرتے عبارت نسفی کا ترجمہ اس طرح فرماتے
(یعنے الہام اہل کلام کے نزدیک کسی شے کی صحت معلوم کرنے کا اسباب نہین ہے)
تو عوام الناس فریب مین نہ آتے اور مخالفت متکلمین کی چندان پروا نہ کرتے انہون
نے اہل کلام کی جگہہ اہل السنت والجماعت لکہہ دیا۔ مگر ایسی ابلہ فریبی سے کیا ہوتا ہے

رواہ البیہقی ... ابن عساکر ... الکاملہ ... ان الملک ینطق ... حضرت عمر ... صحیح

اہل حق وہ ہین جنکے عقائد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے موافق ہین۔ نسفی متکلمین
مین سے ایک شخص ہی مسائل صفات مین اکثر غلطی کرتا ہے اور پھر انہین مسائل
کو اہل حق کی طرف منسوب کرتا ہے اُنکے نزدیک اہل حق اہل کلام ہین **مغالطہ**
۱۵۷۔ اور اس الہام کو اولیاء اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مومن اولیاء اللہ ۱۵۷
ہے اور الہام کسی کا خاصہ نہین ہے **ھدایہ** مومن مفرد اولیا جمع یہہ کونسا محاورہ
اور عربیت ہے نحو میر کے پڑہنے والے بھی جانتے ہین کہ مطابقت مبتدا اور خبر مین ضروری
ہے ملا صاحب بیشک ہر مومن ولی ہے مگر جیسے عمل ویسا درجہ ایک سابق بالخیرات ہین
اور ایک میانی روش والے اور ایک گناہون کے سبب اپنی جان پر ظلم کرنیوالے
مومنون کے درمیان فرق ہے بعضون کو بعضون پر فضیلت ہے ملا صاحب اگر مدعی
مساوات ہین تو اُسکا قول برخلاف قرآن کون مانیگا۔ آیت و احادیث سے ثابت ہے
کہ الہام متنازع فیہ ہر ایک شخص کو نہین ہوتا بلکہ وہ خاص لوگ ہین جو اس عالی رتبہ
کو پہنچتے ہین چنانچہ پروردگار نے انبیا اور رسل کے ساتھہ اہل الہام کا ذکر فرمایا
قراءت ابن عباس مین ہے وما ارسلنا من قبلک من نبی ولا رسول ولا
محدّث اور حدیث شریف مین ہے لقد کان فیمن قبلکم من الامم محدّثون
اور صاحب مجمع البحار لکھتا ہے ھو نوع من الوحی یختص اللہ بہ من یشاء
من عبادہ عمر فاروق جیسے مومنون کو الہام ہوتے تھے ہر شخص کا منہہ نہین
جو دعوی کرے جبکہ اہل اللہ کے ساتھہ الہام کی خصوصیت نقل اور عقل سے ثابت
ہے ملا کا بے دلیل قول کون سُنیگا۔ دراصل ملا صاحب اسکے فہم سے قاصر ہین جو
بات سمجھہ مین نہ آئی اُسکی تکذیب کے درپے ہو گئے بل کذبوا بما لم یحیطوا
بعلمہ دعوی تو یہہ ہے کہ ہم ہر بات کی سند کتاب و سنت سے لائینگے مگر خاص کر
بحث الہام مین سوائے اس بات کے (الہام بمعنے خیال ہے) اور کوئی دلیل نہیں

لاسئے عجب ناطقہ بند ہوا ہے۔ مجتہد صاحب کچھ تو ارشاد کیجئے۔ الہام کا مسئلہ بدیہی
الثبوت ہے دیکھو الہام سے اکثر حالات گذشتہ اور آئندہ کھلجاتے ہین محض خیال
سے گو تمام عمر خیالی پلاؤ پکایا کرین کبھی حالات منکشف نہین ہوسکتے پھر دونون کو ایک
کہنا ایسا ہے جیسے کوئی نور اور ظلمت کو ایک کہے **مغالطہ ۸۵** الہام موجب ۸۵
اصلی معنون کے خیال ڈالا جاتا کسی آیت کا اس دل مین آجانا اور بھولی ہوئی یاد کرائی
۸۶ جانی یا کسی مقدمہ مین بحالت تردد آیت یاد دلائی جانی یہہ تو جائز ہے منع نہین
ملا صاحب یہان الہام کے معنے کرتے ہین (یاد دلانا اور یاد کرانا) [illegible]
ختم تو کل گئی بار بار یہی کہتے تھے الہام دل کا خیال ہے اب یاد دلانا ہوا [illegible]
مگر یہہ امر ظاہر ہوا جو کسی انسان کا یاد دلانا مراد ہے یا غیب کی یاد دہانی [illegible]
[illegible] الہام کہینگے تو غیب کی یاد دہانی [illegible]
سمجھا جائیگی یہ امر حق تھا بے اختیار زبان پر آگیا الحق یعلو ولا یعلی [illegible]
فرض کرین الہام کے ثبوت کی کوئی دلیل نہین [illegible]
اور [illegible] ایک شخص صادق [illegible] الہ دعوی کرتے [illegible]
[illegible] اسکا نام الہام [illegible] اسکو سچا جانینگے یہہ کوئی اصل
[illegible] نہین ہے جبر دلیل شرعی کا لانا ضروری ہو۔ مومن کو سچا جانتا اور
اسکے قول کو تصدیق کرنا اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور ہمارے رسول کریم کی طریقہ
ہے [illegible] گذار دیا ہے یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین رسول خدا اللہ پر ایمان لیتا
ہے اور مومنون کی باتون پر یقین کرتا ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہ کو جب یہ
[illegible] حاصل [illegible] اس شخص مدعی کو کس طرح حاصل ہوگئی اسکا جواب یہہ ہے کہ
کہ [illegible] امت کے نزدیک بہت لیے قصہ اور واقعات مسلمات سے ہین جن سے
پایا جاتا ہے کہ ایک ادنی درجہ والے سے ایسا امر صادر ہوا جو اعلی درجہ والے سے

کبھی وقوع مین نہین آیا۔ چنانچہ بعض لوگ خوف خدا سے دفعتاً مر گئے اور انبیا او رصحابۂ کرام مین سے کوئی نہین مرا اسلیے پاک کا خطا سے اختیاری کام نہین جو اسپر طعن کیا جاوے کہ تجھہ کو کیون الہام ہوا اور تو کیون مر گیا یا کیون مجذوب ہوا صحابہ مین کوئی ایسا نہین ہوا **مغالطہ ۱۵۹** لیکن اس طور کہنا کہ اللہ تعالی نے مجھہ کو یہہ آیت الہا کی اور اُسکے تکلم اور کلام خیال کرنا کہ خدا نے مجھہ سے کلام کی اور اس آیت کہ مجھے فرمایا ۱۵۹
ان معنون سے جائز نہین **ھدایہ** المعد ولما جھل آدمی جس چیز کو نہین جانتا اُسکا دشمن اور مخالف ہو بیٹھتا ہے آپ ملہین صادقین کے حالات سے بے خبر ہین۔ صاحب الہام یہہ نہین کہتے کہ جو ہمین الہام ہوتا ہے وہ یقیناً پروردگار کی کلام ہے۔ بلکہ متردد رہتے ہین کہ یہہ کلام ربّانی ہے یا خطاب ملکی بعض الہامات مین یہہ بہی خوف ہوتا ہے مبادا کہین شیطانی وسوسہ نہ ہو ملہین صادقین کے امام امیر المومنین عمر رض نے اپنے منشی سے کچھہ لکھوانا چاہا۔ کاتب نے لکہا هذا ما اری الله عمرا امیر المؤمنین فقال رضی الله عنه امحه اكتب هذا ما رای عمر فان كان صوابا فمن الله وان كان خطا فمن نفسی والله ورسوله بریئ منه **ترجمہ** یہہ وہ چیز ہے جو اللہ نے دکھلائی امیر المؤمنین عمر کو پس آپ نے فرمایا مٹادے اسکو (جو تو نے اسکو یقیناً اللہ کی طرف منسوب کیا ہے) لکھہ یہہ وہ چیز ہے جو دیکھی عمر نے پس اگر درست ہے پس خدا کی طرف سے ہے اور اگر ہے خطا پس میرے نفس سے ہے اور اللہ اور اُسکا رسول اُس سے پاک ہین ہمارے امام اور پیشوا عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب کی بابت جسمین بعض مسائل خلاف جمہور امت تہے بطریق الہام یہہ دیکھا من شذ شذ فی النار اور فرمایا واللہ اعلم یہہ الہام رحمانی ہے یا وسوسۂ شیطانی اس کتاب کے دلائل دیکھنے چاہئیے کیونکہ دلیل پر اعتبار کرسکتے ہین دلیل کے مقابلہ مین الہام کا اعتبار نہین

ملا صاحب جو فرماتے ہین کہ صاحب الہام کا یہہ کہنا (کہ خدا نے مجھہ سے کلام کی اور اس آئت کو مجھے فرمایا ان معنون سے جائز نہین) ہماری سمجھہ مین نہین آتا کیون ناجائز ہے اگر آپ ان معنے کر کہتے ہین کہ صاحب الہام آئت یا کلام کو سنکر یقیناً جانتا ہے کہ بلا واسطہ خدا نے مجھہ سے کلام کی تو بیشک یہہ معنی باطل ہوگا اور نہ کسی اہل حق نے آجتک ایسا کہا ہے اور اگر آپکی یہہ مراد ہے جو کوئی شخص پروردگار سے ہم کلام ہو نہین سکتا اور جو آئت یا کلام صاحب الہام سُنے اُسکے منجانب اللہ ہونیکا احتمال وگمان بہی نہین کر سکتے تو یہہ آپکی خطا ہے پروردگار فرماتا ہے **ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء** نہین (منصب) واسطے کسی بشر کے (جو بے واسطہ) کلام کرے اُس سے اللہ مگر بطریق وحی کے یا پردہ کے اوٹ سے یا بہیجتا ہے رسول (یعنے فرشتہ) کو پس وہ وحی کرتا ہے اللہ کے حکم سے اس آئت میں صاف ارشاد ہے کہ پروردگار اپنے بندون سے ہمکلام ہوتا ہے انبیا علیہم السلام سے بطریق وحی اور اولیا اور صلحا سے بطور الہام کے اور اگر آپ خاص کر آیات قرانی کے الہام اور القا سے منکر ہین اور اُسکو ممتنع جانتے ہین تو کسی دلیل نقلی یا عقلی سے اسکا بطلان ثابت کیجئے **مغالطہ ۶۰** اگر کوئی شخص کسی کام مین متردد ہے اور کہتا ہے کہ مجھے یہہ حکم ہوا قوموا للہ قانتین پس اگر اس خطاب کو عام خیال کرتا ہے تو اُسکے الہام ہونے کی کوئی خصوصیت نہ ہوئی بلکہ یہہ آئت اول ہی سے نازل ہے **ھدایہ** آئتین بیشک پہلے ہی نازل ہو چکی ہین اور اُنکے الفاظ اور مورد بہی عام ہین مگر جب صاحب الہام پردۂ غیب سے سُنتے ہین یا خود بخود اُنکی زبان پر آیات جاری کیجاتی ہین تو وہ اپنے حال سے مطابق کرتے ہین اور بسبب فہم خداداد کے خط وافر اُٹہاتے ہین مثلاً اگر کسی کام کے نیک و بد ہونے مین متردد

ہوتے ہین تو مثلاً آیہ والرجز فاهجر سُنکر اُسکے ترک کا عزم کرتے ہین اور جب دینی معاملات کے سبب مصیبتون مین مبتلا کیے جاتے ہین تو قوموا لله قانتین اور ان الله معنا سُنکر اُن کے دل مطمئن ہوتے ہین اور اُسکو طمانیت اور بشارت منجانب الله سمجھتے ہین۔ سبحان الله مبشرات غیبی سے ایسی تسلی اور شوق الی الله اور رغبت خیر حاصل ہوتی ہے کہ اسباب ظاہری سے اُسکا عشر عشیر بھی حاصل نہین ہوتا کیونکہ علم اکتسابی علم لدنی کو نہین پہنچتا جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل تمام لوگون مین سے زیادہ مبتلائے تکلیف انبیا ہوتے ہین پھر درجہ بدرجہ۔ انبیاء بسبب تائیدات اور بشارات غیبی کے اُس حالت مین جبکہ جہان اُنکی عداوت اور مخالفت پر متفق ہوتا ہے مطمئن اور ثابت قدم رہتے ہین اور ایسے ہی اولیاء الله جسقدر ایمان اُسیقدر امتحان ملہمین کا کام ہے جو گھر بار یار و اغیار وطن اور مقام عیش و آرام سب کچھ توکّل بر خدا چھوڑ کر فی سبیل الله ہجرت کرتے ہین علم اکتسابی والے کبھی اتنا حوصلہ نہین کرسکتے الا ماشاء الله۔ **مغالطہ ۱۶۱** اگر اِس دلیل سے اپنے آپکو خصوص کرتے ع ۱۶۱
تو چاہئے کہ ان آیات کو جنمین مؤمنین کے واسطے جنت کی بشارت ہے ہر ایک اپنے اوپر خاص کرکے زید کہے کہ مین بہشتی ہون قطعی اور عمرو و بکر بھی یہی کہین **ھدایہ** زید و عمرو جو اپنے قطعی جنتی ہونیکا دعوی نہین کرسکتے اُسکا سبب وہ نہین جو آپ سمجھے ہین۔ کیا آیت کا عموم زید کو یقین دخول جنت سے مانع ہے ہرگز نہین بلکہ آیات کا عموم ہی چاہتا ہے کہ زید اپنے آپکو بالجزم جنتی سمجھے جب ہم جنس عام پر ایک حکم لگا دینگے تو ضرور ہوگا کہ ہر ہر فرد کی نسبت اُسکو تسلیم کرین۔ بلکہ اِسکا سبب یہہ ہے کہ گو زید اِسوقت مؤمن ہے اور مؤمن کے لئے جنت کا وعدہ ہے مگر معلوم نہین کہ آخری وقت تک مؤمن رہے یا نہ رہے اور

اعتبار خاتمہ کا ہے اگر مرتے وقت (جبکہ دخول جنت کا موقع ہے) زید ایمان پر ثابت قدم نہ رہا تو گویا یہہ کبھی ایمان نہ لایا تھا۔ اس لئے کوئی دعوی نہین کر سکتا۔ بالفرض اگر کسی مومن یا کافر کی نسبت ہمین یقین ہوجائے کہ اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا تو ہم بے تامل کہین گے کہ یہہ جنتی ہے۔ ہم ملا صاحب کی حالت پر افسوس کرتے ہین جو ایسا غوجی کا مسئلہ سمجہہ نہین سکتے اور اجتہاد کا دعوی ہے۔ خدا سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ ہم اُنکی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ وہ بنظر انصاف غور کرکے فرماوین جو اس فضول بحث سے اُنکو کیا حاصل۔ شریعت مین اسکو قیل وقال کہتے ہین رسول خدا صلعم نے بیہودہ گفتگو سے منع فرمایا نہی رسول اللہ صلعم عن قیل وقال۔

۱۶۴ **مغالطہ ۱۶۴**۔ اور قرآن مین بعض آیات ایسے ہین کہ اُن مین خاص رسول اللہ صلعم ہی مخاطب ہے اُنکے سوائے کوئی مخاطب بن نہین سکتا **ھدایہ** اگر الہام مین اُس آئیت کا القا ہو جس مین خاص آنحضرت کو خطاب ہے تو صاحب الہام اپنے حق مین خیال کرکے اُسکے مضمون کو اپنے حال سے مطابق کریگا اور نصیحت پکڑیگا اللہ جل شانہ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار تم عبرت حاصل کرو اے آنکھون والو۔ لفظ اعتبار لیا گیا ہے عبور سے عبور کے معنے گزر کرنا اور اصطلاحی معنے ہین ایک امر مین نظر کرنی تاکہ اُسکے ساتہہ اور امرون کو پہچانین۔ پروردگار کا حکم ہے جو ہم دوسرے کا حال دیکھہ کر یا قصہ سُنکر نصیحت پکڑین اور عبرت حاصل کرین فرمایا ان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشی بیشک بیچ اسکے البتہ عبرت ہے ڈرنیوالے کو اور فرمایا ان فی ذلک لآیات للمتوسمین بیشک اسمین پتے ہین دہیان کرنے والون کے لئے۔ انبیا علیہم السلام اور اُنکی اُمتون کے قصے اسی واسطے قرآن مجید مین نازل کئے گئے ہین کہ ہم اپنے حالات کو حالات سلف کے ساتہہ مطابق کرکے دیکھین اور پھر اپنے پر سعادت اور شقاوت کا حکم لگاوین یہہ نہین کہ بطور دل لگی

کے امیر حمزہ کی داستان سمجھ کر سرسری نظر سے دیکھین - پس اگر کوئی شخص ایک آیت
کو جو پروردگار نے جناب رسول اللہ صلعم کے حق مین نازل فرمائی ہے اپنے پر وارد
کرے اور اسکے امر اور نہی اور تاکید و ترغیب کو بطور اعتبار اپنے لئے سمجھے تو بیشک یہ
شخص صاحب بصیرت اور مستحق تحسین ہوگا - اگر کسی پر ان آیات کا القا ہو جن مین
خاص آنحضرت کو خطاب ہے مثلاً اَلَم نَشرَح لَکَ صَدرَکَ کیا ہمین کہولا ہمنے
واسطے تیرے سینہ تیرا ولسوف یعطیک ربک فترضی قریب ہے تجھے دیگا رب
تیرا پس توراضی ہوگا فسیکفیکہم اللہ کفایت کریگا تیری طرف سے انکو اللہ فاصبر کما
صبر اولوا العزم من الرسل پس تو صبر کر جیسا صبر کیا اولو العزم رسولون نے واصبر
نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ اور صبر کرا
اپنے جی کو ان لوگون کی [illegible] جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام
خواہش رکہتے ہین اسکی [illegible]
[illegible] ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ [illegible]
[illegible] اپنی خواہش کے و
وجدک ضالا فہدی اور پایا تجھکو بہولا ہوا پس راہ دکہایا تو بطریق اشارہ یہ
مطلب نکالا جائیگا کہ انشراح صدر اور عطا اور رضا اور انعام ہدایت جس کا تذکرہ
ہے علی حسب استعداد اس شخص کو نصیب ہوگا اور اس امر و نہی و عتاب وغیرہ
سے اسکو حصہ ملیگا [illegible] کا شریک سمجھا جائیگا - اور آیات مذکورہ مین کوئی بات
اس قسم کی نہین جو خاصہ ہو رسول مقبول کا بلکہ اور مومن بھی اسمین شریک
ہین - رب العالمین سے ارشاد ہوا لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ورتل
القرآن ترتیلا اور ٹہرا کر پڑہ تو قرآن کو اچھی طرح سے ٹہرانا اس حکم کے آنحضرت
سے کچہ خصوصیت نہین - اگرچہ خطاب خاص ہے مگر حکم عام اولئک الذین

یهدا الله فبهداهم اقتده اور اسی سبب سے جناب رسول الله صلعم نے فرمایا
تین دن سے کم عرصہ مین قرآن مجید کو ختم مت کرو اور حضرت علی اور حضرت عباس
رضی الله عنہما روایت کرتے ہین کہ جناب رسول الله صلعم نے فرمایا لاتنثرہ نثر
الدقل ولا تھذہ ھذ الشعر قفوا عند عجائبه وحرکوا به القلوب ولا
یکن ھم احدکم اخر السورة ترجمہ قرآن کو ایسے پراگندہ نہ کرو جیسے ردی کہجورین
کو پہینکتے ہین اور شعر خوانی کی طرح اسمین جلدی نہ کرو اور اسکے ساتہہ اپنے دلون
کو ہلاؤ (اور پڑہتے وقت) تمہارا یہی خیال نہ ہو جو کب سورۃ ختم ہوتی ہے۔ اور واضح
رہے کہ انشراح صدر حضرت رسول الله صلعم کا خاصہ نہین ہر مؤمن صادق کو اُسکے
مرتبہ کے موافق انشراح صدر ہوتا ہے اِس بارہ مین بہت سی آئیتین اور حدیثین
ہین الله جل شانہ فرماتا ہے فمن یرد الله ان یھدیه یشرح صدرہ للاسلام
پس جس شخص کو چاہتا ہے الله جو ہدایت کرے کہولدیتا ہے سینہ اُسکا واسطے اسلام
کے افمن شرح الله صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربه کیا پس جس
شخص کا کہولدیا ہے الله نے سینہ واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے اپنے
رب سے اس مضمون کی آیات وحدیث بہت ہین۔ اور آخرت مین مؤمنون کو
نعمتین عطا ہونگی اور شفاعت کا اذن دیا جاویگا پس راضی ہونگے غرض تمام اہل
ایمان کو الله کے فضل سے یہہ رتبہ نصیب ہوگا الله جل شانہ اِس آیت مین نعمتون
اور رضامندی کا ذکر فرماتا ہے جزاؤھم عند ربھم جنات عدن تجری من
تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا رضی الله عنھم ورضوا عنه بدلہ اُنکا نزدیک
اُنکے پروردگار کے باغ ہین بسنے کے بہتی ہین نیچے اُنکے نہرین ہمیشہ رہینگے اُسمین
مین خوش ہوا الله اُن سے اور وہ راضی ہوئے اُس سے۔ اِس مضمون کی اور
بہت سی آئیتین ہین۔ اور شفاعت کے باب مین فرمایا تشفعت الملائکة و

وشفع النبیون وشفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین شفاعت کرچکے
فرشتہ اور شفاعت کرچکے انبیا اور شفاعت کرچکے مومن اور نہین باقی رہا مگر
ارحم الراحمین۔ اور صحیحین مین ہے والذی نفسی بیدہ ما من احد منکم باشد
مناشدۃ فی الحق قد تبین لکم من المؤمنین للہ یوم القیمۃ لاخوانھم الذین
فی النار۔ یس قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ مین ہے میری جان نہین تم
مین سے کوئی شخص اپنے ثابت شدہ حق پر ایسا سخت تقاضا کرنیوالا جیسے کہ
مومن قیامت کے دن اپنے مومن بہائی کی خاطر جو گرفتار دوزخ ہوگا تقاضا کریگا
اہل ایمان کے کچے گرے ہوئے بچے قیامت کے روز اپنے والدین کی شفاعت
کرینگے ابن ماجہ مین روایت ہے ان السقط لیراغم ربہ اذا دخل ابویہ النار فیقال
ایھا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ تحقیق کچا بچہ البتہ جہگڑا کیگا رب اپنے
سے جس وقت اُسکے ماباپ دوزخ مین داخل ہوگئے پس کہا جائیگا اسے کچے
بچے اپنے رب کے ساتہہ جہگڑنے والے داخل کر تو اپنے ماباپ کو جنت مین۔
وہ احکام جن کے ساتہہ پروردگار نے خاص رسول اللہ صلعم کو مخاطب فرمایا ہے
دوسری جگہہ قرآن مجید مین اور ون کے واسطے موجود مین۔ جیسا اُن جیہ آیتون
مین آنحضرت کو کفایت اور صبر اور ذاکرین کی مجالست اور غافلون سے نفرت اور
صلوۃ اور قربانی وغیرہا کا ارشاد ہوا ہے ویسا ہی مومنون کے واسطے ان آیات
مین حکم ہے وکفی اللہ المؤمنین القتال کافی ہے اللہ مومنون کو لڑائی مین انا
لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد تحقیق ہم البتہ
مدد کرین گے اپنے رسولون اور ایمان لانے والے لوگون کی زندگانی دنیا مین
اور جس دن کہڑے ہونگے گواہ یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا
اسے اہل ایمان صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور لگے رہو یا ایھا الذین آمنوا

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اے اہل ایمان ڈر و اللہ سے اور ساتھ رہو سچے
لوگون کے ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل اور مت چلو ان لوگون کی مرضی
پر جو گمراہ ہوئے اس سے پہلے ولا تطیعوا امر المفسدین اور مت پیروی کرو
مفسدون کے کام کی واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ قایم کرو تم نماز اور ادا کرو زکوۃ
والبدن جعلناها لکم من شعائر اللہ لکم فیها خیر اور اونٹ قربانی کے
ٹھہرائے ہین ہم نے تمہارے واسطے نشانی دین کی تمہارا اسمین بھلا ہے - دیکھو
جب ان آیتون سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ اور مومن بھی ان امور مین
شامل ہین پس اگر خطاب نبوی کو صاحب الہام بطریق اعتبار والفاظ اپنے حق مین
سمجھے تو کیا برائی ہے ملا صاحب اعتبار کے خود قائل ہین ص۵۵ مین فرماتے ہین
(اگر قرارت مین اپنا بھی لحاظ کرلے کہ یا اللہ میرا بھی یہی حال ہے تو مضائقہ نہین)
چونکہ اعتبار قاریون کے حق مین آپکے مسلمات سے ہے اسلئے ہم نے ملہمین
کے حق مین بھی یہی تاویل کردی - ورنہ اگر صاحب الہام یہی سمجھے کہ خاص مجھی کو خطاب
ہے تو شرعاً کچھہ قباحت نہین کتاب وسنت اور اقوال علماء امت سے کچھہ اعتراض
پایا نہین جاتا - **مغالطہ ۱۶۳** قرآن کے جو خطاب ہین عام ہین حاضرین ۱۶۳
اور غیر حاضرین اور مولود اور غیر مولود پر جب اس آیت کا خاص ایک شخص ہی مخاطب
ہوگیا تو بالبداہۃ قرآن سے نکل گئی جب آیت قرآن سے نکل گئی تو تحدی وانکنتم
فی ریب مما کی ٹوٹ گئی اور دعوی اعجاز قرآن کا نعوذ باللہ باطل ہوا کیونکہ ہم کہہ سکتے
ہین کہ یہہ آیت قرآن سے نہین اور اسی آیت کا مقابلہ کرسکتے ہین فتدبروا لاتغفلوا
ھدایہ ملا صاحب نے جہان ان آیتون کے الہام سے انکار کیا ہے
جن مین خاص رسول اللہ صلعم مخاطب ہین اور بغیر دلیل نقلی کے اسکو منع بتلایا
ہے یہی عقلی دلیل بعینہ پیش کی ہے کہتے ہین (اگر قرآن ہے تو مخاطب قرآن کے

رسول اللہ صلعم ہی ہین نہ اور کوئی اگر رسول اللہ صلعم مخاطب نہین تو پھر قرآن ہی نہین وہی شُبہ لازم آئیگا قرآن کی تحدی وان کنتم فی ریب مما الخ ٹوٹ گئی کیونکہ آئیت ملقیہ سے جسکے مخاطب رسول اللہ صلعم ہین قرآن سے اُسکا مقابلہ کرسکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ یہہ آئیت اُس آئیت کی مثل بعینہ ہے جسکے مخاطب رسول اللہ صلعم ہین) یہان بہی بڑے فخر اور ناز سے وہی شُبہ وارد کرتے ہین ایسی برجستہ تقریر پر کیون نہ اتراوین جناب کی دیگ علم کا سرجوش ہے آپ فرماتے ہین مخاطب کے بدل جانے سے کلام بدل جاتی ہے کیا خوب ہوتا اگر یون کہتے رچنانچہ متکلم کے بدل جانے سے ہی کلام اور ہوجایا کرتے ہین اور جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے وہ کلام الہی نہین پڑہتا بلکہ خود ایک فصیح کلام بناکر فصاحت قرآنی کا مقابلہ کرتا ہے اور (معاذ اللہ) بجائے استحقاق ثواب کے مستوجب عذاب ہوتا ہے)

مولوی صاحب تبدیل مخاطب اور تخصیص عام کے سبب الفاظ قرآنی قرآن سے نہین نکلتے اور قرآن کا غیر نہین بنتے اگر مخاطب کے بدلنے سے کلام بدل جاتی تو عرب کے بڑے بڑے فصیح اور بلیغ مقابلہ سے کیون عاجز ہوتے اُنسے ایک سورۃ نہ بن سکی اگر ایسا ہوتا تو وہ سارا قرآن اپنا بنالیتے مثلاً ایک عورت مریم بنت عمران کو مخاطب کرکے کہتی یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین اور جناب رسول اللہ صلعم کے سامنے دعوی کرتے دیکہو ہم نے ویسی ہی آئیتین بنا دی ہین جیسے تم مریم بنت عمران کی شان مین لائے ہو اور ذراسی بات مین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا کے دعوی کو توڑ دیتے یا ایک شخص محمد نام آج نبوت کا دعوی کرے اور اپنی شان مین یہہ سراپا اعجاز آئیتین لاوے ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل محمد رسول اللہ اور ایک کتاب بناکر اُسکے عنوان مین لکھدے

ذلك الكتاب لا ريب فيه وهذا كتاب انزلناه مبارك ليدبروا آياته
وليتذكر اولوا الالباب كتاب احكمت اياته ثم فصلت من لدن حكيم خبير
اور اپنی کتاب کو مثل الیہ ٹھہراوے کیا وہ مدعی نبوت اور اُسکی کتاب سچی ہو جاویگی
ہرگز نہیں قرآن مجید کے لفظوں میں اعجاز ہے تاوقتیکہ کوئی شخص الفاظ قرآنی
کے سوا اور الفاظ جمع کر کے ایک سورت یا کتاب مثل سکے نہ بنلاوے دعوی فصاحت
۱۶۴ واعجاز قرآن کا نہیں ٹوٹتا **مغالطہ ۱۶۴** اور ایک روز دو شخص ایک کے
روبرو لڑرہے تھے وہ شخص منع کرتا تھا کہ تم لڑو نہیں وہ باز نہ آئے ایک
نے دوسرے کا سر پھوڑ دیا وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا فقال لهم رسول
الله ناقة الله وسقياها فكذبوه فعقروها فدمدم عليهم ربهم بذنبهم
فسوّاها ولا يخاف عقباها پھر کہتا ہے میں تین روز متحیر رہا کہ یہاں ناقۃ اللہ
کون ہے پھر میں نے دیکھی صورت ایک کی الہام ہوا ہذہ ناقۃ اللہ **ہدایہ**
یہاں قاعدہ اعتبار جاری کیا جائیگا گویا صاحب الہام کو ارشاد ہوتا ہے کہ تو ظالم
کو ظلم سے منع کرنیوالا ہے یا تو منع کریگا جیسا صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو عقر
ناقہ سے منع فرمایا تھا اور ظالم و مظلوم کا وہی حال ہوگا جیسا انجام کار ناقہ اور اُسکے
مارنے والوں کا ہوا تھا اب نبوت تو باقی نہیں رہی کہ صاحب الہام اپنے آپکو
۱۶۵ نبی سمجھے صرف اعتبار اور اتعاظ ہو سکتا ہے **مغالطہ** علاوہ برین کسی صحابی
یا تابعین سے ثابت نہیں کہ کسی نے دعوی الہام کا کیا ہو **ہدایہ** مسئلہ
الہام کا حلت و حرمت کا مسئلہ نہیں جو اُسکا ثبوت صحابہ اور تابعین سے ضرور ہونا
چاہیئے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس دم تک اگر کسی نے بھی دعوی
نہ کیا ہو اور آج ایک شخص متقی صالح صادق دعوی کرے جو مجھے الہام ہوتا ہے
اور مجھے غیب سے آواز آتی ہے تو ہم اُسکو سچا جانینگے اور بحکم شریعت تمام اہل

اسلام پر لازم ہے کہ اُسکو سچا سمجھین جناب پیغمبر خدا صلعم مومنون کا اعتبار کرتے
تہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے و یومن للمومنین اگر کہو لاکہون مین سے ایک شخص
کس طرح اِس رتبہ کو پہنچگیا - ہم کہین گے یہہ امداد غیبی ہے صاحب الہام کا اسمین
کچہہ اختیار نہین یختص برحمتہ من یشا واللہ ذو الفضل العظیم جزوی فضیلت
ادنی کو اعلی پر ہو سکتی ہے اگر ملہمین سے کوئی خاص شخص آپکے نزدیک لایق الہام
نہین تو اس شخص پر آپ اعتراض نہ فرماوین آپکو چاہئیے ایک نالش صاحب
ملکوت السموات والارض کے حضور مین اس مضمون کی دائیر کرین اے احکم الحاکمین
تو عادل ہے کمترین کی عمر پچاس سے تجاوز کر گئی کبہی دولت الہام سے اسکو
حصہ نہین ملا بلکہ آجتک یہہ کیفیت بہی سمجہہ مین نہین آئی اور اِس آخری زمانہ
مین اس غلام کے ہمعصرون مین سے بعضون کو تو نے اِس دولت سے مالا
مال کردیا ہے - فدوی اپنے دل کی کیفیت کچہہ عرض نہین کرسکتا تو خود دانا بینا
ہے جس طرح ہوسکے میرا انصاف فرما استغفر اللہ یہہ آپ کے کہنے کی بات ہے جو
(کسی صحابہ یا تابعین سے ثابت نہین کہ کسی نے دعوی الہام کا کیا ہو) صحیح بخاری
مین روائیت ہے آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے سے پہلے امت بنی اسرائیل
مین ایسے لوگ تہے جو غیب سے اُنکے ساتہہ کلام کیجاتی تہی باوجودیکہ وہ نبی نہ تہے
پس اگر میری امت سے کوئی ویسا شخص ہو تو عمر ہوگا اور بیہقی مین ہے صحابہ
کہتے ان الملک ینطق علی لسان عمر عمر کی زبانی فرشتہ بات کرتے ہین اور فرماتے
عمر کی زبانی سکینہ باتین کرتا ہے اور طبرانی اِس روائیت کو مرفوعا لایا ہے تتکلمه له
الملائکة علی لسانہ کلام کرتے ہین فرشتے صاحب الہام کی زبانی بلکہ صحیح روائتون
سے ثابت ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ پر آیات قرآنی کا قبل از نزول الہام
ہوا کرتا تہا آپ مانین یا نہ مانین ہم بہ نیتِ اظہار حق روایات نقل کرتے ہین -

له لم یبعث اللہ نبیا الا کان فی امته محدث وان یکن فی امتی منهم احد فهو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث قال تتکلم الملائکة علی لسانه قال السیوطی اسناده حسن ۱۲

صحیح بخاری مین ہے اجتمع نساء النبی صلعم فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ
ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک اکٹھے ہوکر زور
ڈالا حضرت کی بیویون نے حضرت پر عمر کہتے ہین پس مین نے کہا امید ہے پروردگار
اُسکا اگر وہ تمہین طلاق دے تمہارے عوض اور عورتین دے تم سے بہتر پس
اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہی آیت نازل ہوئی اور ابن ابی حاتم نے انس سے روایت
کیا ہے قال قال عمر وافقت ربی او وافقنی ربی فی اربع نزلت ھذہ الایۃ
کہا حضرت انس رضہ نے فرمایا عمر نے موافق ہوا مین اپنے رب سے چار چیزون
مین نازل ہوئی یہہ آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین کہا
حضرت عمر نے فلما نزلت پس جبکہ نازل ہوئی یہہ آیت قلت مین نے کہا فتبارک
اللہ احسن الخالقین پس پروردگار نے نازل کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین
اور روایت کی عبد الرحمن ابن ابی لیلی نے ان یہودیا لقی عمر بن الخطاب فقال
ان جبرئیل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال عمر من کان عدو اللہ و
ملائکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین قال فنزلت
علی لسان عمر تحقیق ملا ایک یہودی عمر بن الخطاب سے پس یہودی نے کہا فرشتہ
جبرئیل جسکا ذکر کیا کرتے ہین تمہارے صاحب ہمارا دشمن ہے پس حضرت عمر نے
کہا۔ من کان عدو اللہ وملائکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکال فان اللہ عدو
للکافرین پس نازل ہوئی آیت جیسی کہ عمر کے زبان سے نکلی تہی ہم کہتے ہین کہ حضرت
کی بشارت عمر فاروق کے حق مین پوری ہوئی اسرار غیب اُنکی زبان پر جاری ہوئے
ملائکہ اور سکینہ اُنکے موہنہ چڑہ کے بولے کیونکہ بغیر الہام غیبی کے ایسے کلام کا بنانا
ناممکن ومحال شرعی ہے علاوہ برین ملا صاحب نے چند وجہ سے ان آیتون کا عمر رضہ کو
الہام ہونے سے انکار کیا ہے ہم ہرایک شبہ کو معہ جواب لکھتے ہین (وجہ اول)

۱۶۶ **مغالطه ۱۶۶** مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ مجھکو مطلق الہام آیات کا انکار
نہین کیا معنے کہ الہام چیزے در دل انداختن ہے اگر کسی کے دل مین کوئی
آئیت یاد آجائے تو مضایقہ نہین **هدایه** (یاد آنے کا) اطلاق اُس جگہ
کرسکتے ہین جہان ایسی صورت ہو کہ ایک آئیت نازل شدہ کسی شخص کو اول یاد
تہی پہر بہول گیا اب دوبارہ اُسکو یاد آگئی ہم وہ مثالین لکہہ چکے ہین جن مین صراحت
ہے کہ ہنوز آئیتین نازل نہ ہوئی تہین اور امیرالمومنین عمر پر اُنکا الہام ہوا (وجہ دوم)

۱۶۷ **مغالطه ۱۶۷** قبل از نزول قرآن یہہ کلمہ اُسکو القا ہوئے قرآن کا القا اُسکو
نہین ہوا کیونکہ قرآن اُسوقت نہین تہا جب وحی رسول اللہ پر لیکر آیا تب کلام اللہ
تہا **هدایه** قرآن مجید حضرت پر نازل ہونے سے پہلے ہی کلام الہی تہا اور
کلام معجز تہا حضرت پر نازل ہونیکے سبب اعجاز کی صفت اسمین پیدا نہین ہوئی
کیا قرآن مجید بشر پر اُترنے کی جہت سے اعجاز کی صفت رکہتا ہے نہین بلکہ
کلام الہی ہونیکے سبب وہ معجز ہے اور قرآن مجید اُسوقت سے کلام الہی ہے
جسوقت رسول کریم صلعم نبی ہوکر دُنیا مین نہ آئے تہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔
شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن مہینہ رمضان کا وہ ہے جسمین اُتارا گیا
ہے قرآن۔ انا انزلناہ فی لیلة القدر ہم نے نازل کیا قرآن کو شب قدر
مین بلکہ حضرت پر نازل ہونے سے پہلے ایک ہی رات مین جو ماہ رمضان کی شب
قدر تہی سارا قرآن ایکہی دفعہ لوح محفوظ سے نچلے آسمان پر جسکو سماء دُنیا کہتے ہین
نازل ہوا اور سماء دنیا پر نازل ہونے سے پہلے لوح محفوظ مین لکہا ہوا تہا فرمایا انہ
لقرآن کریم فی کتاب مکنون بیشک یہہ قرآن ہے عزت والا لکہا ہوا بیچ کتاب
(لوح محفوظ) مین بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ بلکہ وہ قرآن ہے
بزرگ (لکہا ہوا) لوح محفوظ مین۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطہرة بایدی سفرة

کرا ماً بررةٍ قرآن مجید لکھا ہوا ہے بیچ اوراق کے جو عزت والے ہین بلند اور پاک جو ہاتھون مین ہین کاتبون بزرگ اور نیک کے اور روایت کی ابن الضریس اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اور صحیح کہا ہے اُسکو ابن ابی حاتم نے اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اور بیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کی تفسیر مین قال انزل القرآن فی لیلۃ القدر جملۃ واحدۃ من الذکر الذی عند رب العزۃ حتی وضع فی بیت العزۃ فی سماء الدنیا ثم جعل جبریل ینزل علی محمد بجواب کلام العباد واعمالھم فرمایا ابن عباس نے نازل ہوا قرآن شب قدر مین ایک ہی رات مین سارا اُس کتاب مین سے جو پاس رب العزت کے ہے یہانتک جو رکہا گیا بیت العزت مین جو نچلے آسمان مین ہے پھر جبریل لیکر اُترتے رہے محمد صلعم پر بندون کی باتون اور عملون کے جواب۔ ملا صاحب آپ ہی انصاف فرماوین کہ جس صورت مین متکلم نے اپنے علم مین کسی کو مخاطب ٹھہراکر ایک کلام کی اور اپنے دفتر مین لکھ رکھی مگر اپنے قاصد کی زبانی مرسل الیہ کو نہ پہنچائی گیا جب تک وہ کلام قاصد کے وزیعہ سے نہ پہنچائی جائے وہ اُس متکلم کی کلام نہ کہلائیگی کیا آپکی عقل کا یہی مقتضا ہے یا آپ ضد مین آکر ایسی باتین کرتے ہین ام تأمرھم احلامھم بھذا ام ھم قوم طاغون اگر یہہ قاعدہ تسلیم کیا جاوے (کہ جب تک کلام بواسطہ رسول ادا نہ کی جاوے وہ متکلم کی کلام نہین ہو سکتی) تو لازم آئیگا کہ سوائے قرآن مجید اور توریت وزبور وانجیل اور اُن صحائف کے جو بواسطہ جبریل امین انبیا علیہم السلام پر نازل ہو چکے ہین اور کچھ کلام الہی نہ ہو حالانکہ پروردگار فرماتا ہے قل لوکان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا تو کہہ اگر سمندر ہو سیاہی واسطے (لکھنے) میرے رب کے

باتون کے البتہ نپٹ چکے سمندر پہلے ختم ہونے میرے رب کی باتون کے اگر دوسرا
بھی لاوین ہم ویسا ہی اسکی مدد کو- افسوس آپ فخر سے ایسے قواعد وضع کرتے ہین جو
صریح آیتون کے مخالف ہین (وجہ سویم) **مغالطہ ١٦٨** یہہ بات کہین سے ثابت ع ١٦٨
نہین ہوتی کہ اُن لوگون کی یہی کلام تہی اور اللہ تعالیٰ نے بعینہ یہی اُتاری **ھدایہ**
کیون نہین صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ جو اُن لوگون کی کلام تہی اللہ تعالیٰ نے
بعینہ وہی نازل فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلعم کے ازواج مطہرات سے
کہا عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک پس
اسی طرح الفاظ نازل ہوئے اور فرماتے ہین مین نے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین
پس اسی طرح خدا نے نازل فرمایا اور عبد الرحمن نے اس مطلب کو بصراحت تمام ادا
کیا ہے فرماتے ہین فنزلت علی لسان عمر آیت اُن الفاظ سے نازل ہوئی جو الفاظ
عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوئے تہے ان روایتون سے اُن الفاظ (جو عمر رض کی
زبان پر جاری ہوئے تہے) اور آیات کے ایک ہونے مین کچھ شک نہین رہتا آپ
دانستہ ایسی مثالین لائے ہین جن مین احتمال باقی رہے اور بعلم دہوکا کہائین (وجہ
چہارم) **مغالطہ ١٦٩** وہ کلام جو اُنکے مونہہ سے نکل آگئے اُتری ہوئی نہین تہی ع ١٦٩
اور کسی کتاب مین لکہی ہوئی نہین تہی بطور بولی اپنی کے اُنہون نے اپنے مونہہ سے
نکالی **ھدایہ** کیا خوب آپ اس بات کے بہی قائل ہین جو ایک عرب کا رہنے
والا آدمی اپنی بولی اور محاورہ کے موافق قرآن مجید کی سی آیتین بنا سکتا ہے- این
کار از تو آید و مردان چنین کنند- آپ ابہی دہائی دیتے تہے کہ جو آیتین قرآن مجید
مین نازل ہو چکی ہین اور لوگ لاکہہ دفعہ اُنکو پڑہ بہی چکے ہین اُن آیتون کا بہی الہام
اور القا ہونا جائز نہین کیا وجہ جو الہام کے سبب وہ آیت آیت قرآنی نہ رہیگی اور یہہ
قباحت لازم آئیگی جو وہ الہام اعجاز مین آیت قرآنی سے مقابلہ کر سکتا ہے اب خود آپ

بات کے مقر ہو گئے کہ لوگون کی بے تکلف بول چال کبھی قرآن مجید کی سی ہوتی تھی۔
من حنظ لاخیہ وقتم فیہ اس صورت مین اعجاز قرآن مجید کا باطل ہوگیا جو چاہے
ویسی کلام بنالے اور ایک سورۃ کیا پچاس سورتین مرتب کرکے فاتوا بسورۃ من مثلہ
کا مقابلہ کرے **مغالطہ ۱۷۰** اگر کسی نے دعوی کیا ہی ہو اور کوئی صحاح سے ۱۷۰ ؏
ثابت کر دے تو اسپر بہی یہی اعتراض آویگا خواہ صحابہ ہو یا تابعین وغیرہم **ھدایہ**
بضمن ہدایت نمبر (۱۶۷) بحث تحدی و اعجاز مین ہم اس اعتراض کا جواب مفصل لکھ
چکے ہین ملا صاحب کو صحابہ اور تابعین کا طریقہ پسند نہین اس لیے بڑی جرات سے اُن پر
اعتراض کرتے ہین اور بڑی نفرت سے کہتے ہین (خواہ صحابہ ہو یا تابعین وغیرہم)
مغالطہ ۱۷۱ اس مقام پر اگر کوئی تعاقب کرے کہ صحاح ستہ مین وارد ہے ۱۷۱ م
رسول اللہ صلعم بوقت افتتاح صلوۃ آیت وجہت وجہی الیک اخیر تک پڑہتے
تہے اور اپنی کلام سے ملاتے تہے اگر رسول اللہ صلعم اپنے آپکو متکلم ٹھہراتے تہے تو
اُسپر بہی اعتراض وارد ہوتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ قرات قرآن کی نماز مین یا غیر نماز
مین نقلا و حکایۃ ہے۔ **ھدایہ** واہ یہہ حافظہ اور دعوی اجتہاد کا انی وجہت
وجہی للذی فطر السموات والارض کو آپ وجہت وجہی الیک لکہتے ہین۔
بدین خواری امید ملک داری اگر کوئی شخص بوقت دعا اور سوال کے یا بہ نیت اظہار
عجز اور خلوص کے وہ آیتین جن مین اس قسم کا مضمون ہو پڑہے اور اپنے آپکو مراد رکہے
تو عند الشرع بے شُبہ جائز ہے جب جناب رسول اللہ صلعم مقام دعا اور تضرع مین آیات
قرآنی پڑہتے اپنی ذات مبارک کو مراد رکہتے چنانچہ اُن روایات ہے جن مین اس قسم
کی دعاؤن کا ذکر ہے ہمارے بیان کی صداقت پائی جاتی ہے ملا صاحب کا قول (کہ
قرات قرآن کی نماز مین یا غیر نماز مین نقلا و حکایۃ ہے) صحیح ہے مگر دعا اور تلاوت مین
فرق ہے تلاوت اور قرات کے وقت جو کچھہ پڑہا جاتا ہے وہ بر سبیل حکایت ہوتا ہے

برخلاف دُعا کے دُعا اور سوال کے وقت اگر دُعا مانگنے والا آیت متضمن معنے دُعا بطریق
حکایت از غیر شخص کا قصہ سمجھکر پڑھتا رہے اور اپنے آپکو مراد نہ رکھے تو فرمایئے
کیا فائدہ ۔ مقام افتتاح صلوۃ دعا اور تسبیح و تحمید کی جگہہ ہے نہ تلاوت اور قرارت کی
جناب رسول اللہ صلعم جب قربانی کرتے بہ نیت انکسار و اظہار اخلاص کے یہی آیت
(وجہت وجہی) پڑھتے اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے کہ نماز تہجد مین تمام
رات جناب پیغمبر خدا صلعم ایک یہی آیت پڑھتے تہے ان تعذبہم فانہم عبادک
وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم حضرت شفیع المذنبین گنہگاران امت کے
حق مین دُعا کرتے تہے اور کہتے تہے اگر تو اُنکو عذاب کرے پس تحقیق وہ تیرے
بندے ہین اور اگر تو مغفرت کرے اُنکے لئے پس تحقیق تو ہے زبردست حکمت والا
حالانکہ پروردگار نے قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ان کلمات
سے میدان حشر مین تضرع اور دعا کرینگے اور صحیح بخاری اور سنن اربعہ مین ایک روایت
ہے جس سے ہمارا مطلب کمال صراحت سے ثابت ہوتا ہے وان اناسا یوخذ بہم ذات
الشمال فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما
توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک
وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم اور تحقیق کچہہ لوگون کو پکڑ کر بائین طرف لیجاوینگے
یعنے قیامت کے دن پس مین کہونگا جیسا کہا خدا کے نیک بندہ (عیسی علیہ السلام) نے
مین اُنکا شاہد حال تہا جب تک مین اُنمین موجود تہا پس جب تو نے مجہے اُٹہا لیا تو ہی تہا
نگہبان اُن پر اور تو ہر چیز پر حاضر ناظر ہے اگر تو اُن کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندہ
ہین اور اگر تو مغفرت کردے پس تو ہی غالب حکمت والا اور جناب پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا
لم یدع بہا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی (دعاے
یونس علیہ السلام جو آیت کریمہ کے نام سے مشہور ہے) نہین پکارا ساتہہ اسکے کسی مسلمان

شخص نے مگر قبول ہوا واسطے اُسکے۔ روایت کیا اِسکو احمد اور ترمذی نے پروردگار
نے یونس علیہ السلام کے قصہ مین حکایتاً اِس دُعا کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت تمام
دعا کرنیوالے مسلمانون کو اِسکی اجازت دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہہ اللہ کا اسم اعظم
ہے۔ اور جنگ خیبر مین جب آپ دشمنون کی سرزمین مین جا اُترے اُسوقت یہ کلمات
فرمائے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین تحقیق جسوقت ہم آن
اُترتے ہین کسی قوم کے میدان مین پس مصیبت کا دن نکلتا ہے ڈرائے گئے لوگون
پر۔ قرآن مجید مین مشرکان مکہ کو وعید ہے تم عذاب الہی پر دلیری مت کرو ہمارا عذاب
ایسا ہے اذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین جسوقت اُتریگا عذاب اُنکے آگے
میدان مین پس بری مصیبت کی صبح ہوگی ڈرائے گئے لوگون کی اصل آئت مین لفظ
نزل غائب کا صیغہ تہا جسکا فاعل ہے عذاب آنحضرت نے نزلنا جمع متکلم کا صیغہ
فرمایا اور ضمیر جمع کو فاعل بنایا اور ایسا ہی لفظ ہم (ضمیر جمع مذکر غائب) کو جو راجع ہے
طرف کفار مکہ کے حذف کرکے اُسکی جگہ قوم فرمایا اور اہل خیبر کو مراد رکہا۔ اور خلیفہ ثالث
امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے بحالت محاصرہ دیوار پر سے سر نکالکر باغیون کو مخاطب
کرکے فرمایا یقوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم
ہود او قوم صالح وما قوم لوط منکم ببعید رواہ ابن ابی شیبہ اے میری قوم نہ کمائیو
میری ضد سے ایسی چیز جس سے پہنچے تمکو (عذاب) جیسا پہنچا نوح علیہ السلام کی قوم اور
ہود کی قوم اور صالح کی قوم کو اور لوط علیہ السلام کی قوم تم سے کچہہ دور نہین روایت
کیا ہے اسکو ابن ابی شیبہ نے۔ قرآن شریف مین ہے کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی
قوم کو اِس سے مخاطب فرمایا تہا اور خلیفہ ثالث نے محمد بن ابی بکر اور اُنکے ساتھیون
کو خطاب کیا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے بعیت
کے پیچہے یہہ بات کہی بایعنا ایدینا ولم تبایعہ قلوبنا اُسکے ساتھ ہمارے ہاتہون نے

بیعت کی ہے اور ہمارے دلون نے بیعت نہین کی آپ نے سُنکر فرمایا فمن نکث
فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یس جو
شخص عہد توڑیگا پس سوائے اسکے نہین کہ بدعہدی کریگا اوپر نفس اپنے کے اور جو
کوئی پورا کرے جسپر اقرار کیا اللہ سے وہ دیگا ثواب اسکو بڑا یہ آیت بیعت الرضوان
والون کے حق مین نازل ہوئی تہی خلیفہ چہارم نے اپنی بیعت والون کے حق مین پڑہی
صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت ابو موسی نے کسی شخص کو ایک مسئلہ مین فتوی دیا
اور اس شخص کو کہا جاؤ حضرت ابن مسعود کے پاس وہ بہی میرے فتوی کے موافق فتوی
دیگا جب وہ شخص ابن مسعود کے پاس آیا اور ابو موسی کی بات اسکو سنائی ابن مسعود نے
کہا قد ضللت اذا وما انا من المھتدین اقضی فیھا بما قضی النبی صلعم الخ
یعنے تحقیق گمراہ ہوجاؤن مین (اگر ابو موسی کے موافق فتوی دون) اور نہ ہون مین
راہ پانیوالون مین سے مین حکم کرونگا وہ جو حکم کیا رسول صلعم نے دیکہو قرآن مین قد ضللت
کے متکلم رسول اللہ ہین اور ابن مسعود نے اپنے آپکو متکلم کر دیا۔ قرآن وحدیث میز
ایسی مثالین بہت پائی جاتی ہین اگر سب کو لکہین تو ایک دفتر بنجائے ناظرین کو یاد
ہوگا ہمارے ملا صاحب نے پہلے یہہ قاعدہ وضع کیا تھا جو سب ذکر اور دعا توقیفی ہیز
یعنے انہین الفاظ کے ساتہہ دعا کرنی جائز ہے جو الفاظ قرآن وحدیث مین آگئے
ہون مثلاً لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اب فرماتے ہین کہ
دعا ما ثورہ پڑہتے وقت اگر کوئی شخص اپنے آپکو مراد رکہیگا تو گنہگار ہوگا مثلاً ربنا
ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ رب انی مسنی
الضر وانت ارحم الراحمین ۔ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین۔
جو شخص ان دعاؤن کو پڑہے تو یہہ سمجھے کہ مین حضرت آدم اور حضرت ایوب اور حضرت
زکریا علیہم السلام کا قصہ بیان کرتا ہون اور اپنے لئے جناب الہی سے کچھہ نہین چاہتا

غرض دعائے ماثورہ وغیر ماثورہ سب سے لوگون کو روکتے ہین ہم ایسے مجتہد کے
حق مین دعا کیتے ہین جو خدا اُسکو ہدایت کرے **مغالطہ ۱۷۴** ایسا ہی ۱۷۴
اور بعض ادعیات حکایتاً ہی ہین جیسا کہ التحیات کیونکہ اگر حکایت نہ ہو تو التحیات مین
ندا و خطاب واقع ہے جیسا کہ السلام علیک ایہا النبی اور خطاب حاضر کو ہوتا ہے رسول
اللہ صلعم حاضر نہین بلکہ حیات ہی نہین اگر اسکو حکایت شب معراج کا پڑہنا نہ مقرر کرین
تو اسپر دو اعتراض وارد ہوتے ہین ایک خطاب غیر موقع دوسر کلام فی الصلوۃ مفسد
صلوۃ ہے اسیواسطے علمانے تصریح کی ہے کہ اسکا پڑہنا حکایۃ ہے اس مسئلہ کو
شیخ عبدالحق نے اپنی تصانیف مین مصرح لکہا ہے **ھدایہ** ملا صاحب آپکو اور شیخ
عبدالحق کو کیونکر معلوم ہوا کہ شب معراج مین بطور راز و نیاز کے الفاظ التحیات کے پڑہے
گئے تہے اور اب تمام امت محمدی کو بطور حکایت پڑہنے کا حکم ہے شاید آپ اور شیخ صاحب
اردلی مین آنحضرت کے ساتھ گئے ہونگے چشم دیدہ حال آپ بیان کرتے ہین ورنہ اِس
قصہ کی صداقت پر کوئی سند معتبر لائی آپ تو صحاح پر عمل کرنیوالے ہین کسی صحیح سند
سے ثابت کیجئے نہ ہوسکے تو روایت حسن یا ضعیف ہی لائیے مگر اتنا خیال رہے جو کتب
متداولہ حدیث کا حوالہ دیا جاوے ورنہ شیخ جیسے متاخرین کا قول سند نہین ہوسکتا در اصل
یہہ قصہ بالکل غلط ہے کسی محدث نے اپنی کتاب مین نقل نہین کیا ایسی بے اصل
بات کا نقل کرنا گویا اللہ اور رسول پر بہتان باندہنا ہے۔ آنحضرت فرماتے ہین کفی بالمرء
کذبا ان یحدث بکل ما سمع آدمی کی دروغگوئی کی یہہ کافی علامت ہے جو کچہہ
کسی سے سُنے سو آگے کہدے اِس حدیث کا مقصد یہہ ہے کہ آدمی بازاری گپ شپ
کا اعتبار نہ کرے اور افواہی باتون کو نقل نہ کرتا پہرے۔ لوگ ناقل کے اعتبار پر
اُس بات کو سچ جانتے ہین حالانکہ دراصل وہ بات جہوٹی ہوتی ہے۔ ملا صاحب نے
کسی معراجنامہ پڑہنے والے سے یہہ قصہ سُنکر نقل کردیا ہے اور دل مین سمجہہ لیا

(افواہ خلق نقارہ خدا) ایسی مشہور بات کی کچھہ تو اصل ہوگی صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم ہم لوگون کو قرآن مجید کی طرح التحیات سکہلاتے اور ہم آنحضرت کے ایام حیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے تہے اور بعد وفات کے السلام علی النبی کہنے لگے۔ بہلا اگر صحابہ کرام بہ سبیل حکایت پڑہتے ہوتے تو کاف خطاب کو کیون ترک کرتے نقل مین تصرف جائز نہین ہوتا باقی جواب یہہ ہے کہ جو لوگ بعد رحلت حضرت رسالت مآب کے السلام علی النبی بغیر کاف خطاب کے پڑہتے تہے اُن پر کوئی شُبہ وارد نہین ہوتا نہ غائیب کو خطاب نہ کلام فی الصلوۃ البتہ یاران نبی صلعم مین سے جو لوگ بایام قیام دُنیا اور نیز بعد از رحلت بطرف ملاء اعلی کاف خطاب سے السلام علیک کہتے رہے اُن پر آپ معترض ہو سکتے ہین۔ پس اُنکا جواب یہہ ہے کہ بے شک نماز مین کلام کرنا منع ہے مگر جہان اللہ اور رسول کا حکم ہو وہان کچھہ مضائیقہ نہین بلکہ وہ بولنا ہی عین عبادت ہے چنانچہ ابی بن کعب نماز پڑہتے تہے اور آنحضرت نے اُنکو آواز دی حضرت ابی اپنے آپکو معذور جانکر چُپکے ہو رہے نماز سے فارغ ہو کر حاضر خدمت شریف ہوئے اور عُذر بیان کیا آنحضرت نے فرمایا تو نہین جانتا اللہ جل شانہُ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعا کم اے اہل ایمان مان کرو تم اللہ اور رسول کے سامنے جسوقت وہ تمہین پکارین الساے التحیات مین اگر تکلم پایا جاتا ہے تو کچھہ مضائیقہ نہین یہہ دُعا خود رسول اللہ صلعم نے قرآن مجید کی طرح لوگون کو سکہلائی ہے جب رسول خدا اجازت گفتگو کی دین تو پہر مانع کون ہے رہا خطاب غائیب یا میت اسکا جواب یہہ ہے کہ بیشک حقیقتاً رسول خدا صلعم حاضر اور زندہ نہین ہین مگر حکما ہین ابو داؤد اور بیہقی روائیت کرتے ہین مامن احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی ارد علیہ السلام جب کوئی شخص مجہہ کو سلام کہتا ہے اُسوقت اللہ جل شانہ میری روح مجہہ پر لوٹاتا ہے اور مین اُسکو جواب سلام دیتا ہون

پس جبکہ ہمارا سلام آپکو پہنچ جاتا ہے اور آپ ہمکو جواب بھی دیتے ہین تو یہہ خطاب
غیر محل نہ ٹھہرا اور دوسری روایت مین ہے ان للہ ملائکتہ سیاحین فی الارض
یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وصححہ
تحقیق اللہ کے فرشتہ ہین سیر کرنیوالے زمین مین مجھہ کو پہنچاتے ہین میری اُمت
کی طرف سے سلام روایت کیا اِس حدیث کو نسائی نے اور ابن حبان نے روایت کیا
اپنی صحیح مین اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا اِن دونون حدیثون کی روسے اگر کوئی
شخص نماز مین یا خارج از نماز بوقت درود یا سلام کے رسول اللہ صلعم کو حکماً مخاطب سمجھے
تو بیشک جائز ہے ایک روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت خطبہ منبر پر
چڑہ کر صحابہ کبار کے ایک جماعت کے روبرو لوگون کو التحیات پڑہنا بتلایا اور اُس مین
لفظ سلام کاف خطاب کے ساتھہ یعنے السلام علیک سکھلایا کسی صحابی نے اِسپر
انکار نہ فرمایا گویا تمام صحابہ کا اِسپر اتفاق اور اجماع ہوا جائے حیرت ہے کہ ملا صاحب
اجماع صحابہ پر اعتراض کرتے ہین اور پہر اس سے بڑہ کر فرماتے ہین (رسول خدا صلعم)
حاضر نہین بلکہ حیات سہی نہین ناظرین انصاف پسند ملا صاحب کے اِن دونون اعتراضون کو
زیر نظر رکہہ کر اُس قصیدہ نعتیہ کو ملاحظ فرماوین جو آپ نے اپنے رسالہ کے اخیر مین الحاق
کیا ہے اُسمین کہین آپ سلام سے آن حضرت کو مخاطب کرتے ہین کہین اور کلام سے
ہی کوئی پوچھے یہہ خطاب کس قسم کا ہے۔ اگر شعر گوئی کے وقت حقیقتاً رسول اللہ صلعم کو
حاضر اور سمیع جانکر مخاطب کرتے ہو تو شرک صریح لازم آئیگا آخر یہی کہو گے ہم نے
شعرا کے قاعدہ کے موافق رسول اللہ کو حاضر و سمیع فرض کر لیا ہے گو حقیقتاً ایسا نہین
پس جو کام بتقلید شعرا آپ کے لئے جائز ہوجاتا ہے کیا باتباع سنت سنیہ نبویہ اور
باقتدا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمارے اور آپکے حق مین جائز نہین ہوسکتا
ملا صاحب نے اِس قصیدہ مین شاعری کا بڑا زور دکھلایا ہے سچ پوچھو تو گویا شاعری

کی ٹانگ توڑی ہے نظم ناموزون قافیہ ندارد بہت سے عربی الفاظ غلط ہم اِس موقع پر
اگر پورا تعقب کرین تو ایک ایسی ہی اور کتاب بنجاوے چونکہ ہمارے بحث سے یہبات
خارج ہے اور ناظرین رسالہ کے اوقات بوقت مطالعہ ناحق ضایع ہوگی اِس لیے ہم صرف
اُن غلطیون کا ذکر کرتے ہین جو احکام شرعیہ کے خلاف ہین مثلاً کلمات شرک تزکیہ
نفس تضلیل اہل سنت والجماعت تاکہ طالبان حق کلمات شرک زبان پر نلاوین
اور ایمہ دین کو منسوب بضلالت نہ کرین اور ملّا صاحب جیسے اپنے مونہہ سے میان مٹھو بنے
ہین ویسے ہی اُنہین معصوم صفت نہ سمجہہ بیٹھین بلکہ اِس آیت کریمہ کا لحاظ رکہین والشعرا
یتبعھم الغاوٗن الی قولہ وانھم یقولون مالا یفعلون شاعرون کی پیروی کرتے ہین بہکے
ہوئے لوگ اور شاعر وہ بات کہتے ہین جو نہین کرتے - اول آپ بسم اللہ کرتے ہی فرماتے ہین
بنجان ودود وہ دانش فزود لنشوونما کہ ز نور علم وعمل کرد گوہرم یکتا پہ ہمکو خاندان عقل
و دانش مین ترقی بخشے علم کامل اور اعمال صالح کے نور سے میرا وجود یکتا اور تمام زمانہ
مین بے نظیر کردیا سبحان اللہ ہم ایسے اور ہم ویسے خاندان دانش کون جنکو آپ خود
ہی گرفتار شرک اور بدعت جانتے ہین اور ہمیشہ رد کرتے ہین آج وہی آپکی ذات پُر
صفات کے سبب علم و دانش کا گھرانہ اور جائے فخر ہوگیا خیر ہمین اِس سے کیا غرض
نیک ہون یا بد اِن ہم بات قرآنی اور ملّا صاحب کی لن ترانی کو دیکھنا چاہئے اللہ جل شانہ
فرماتا ہے ھو اعلم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون
امھاتکم فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وہ خوب جانتا ہے تمکو اُس وقت سے
جب سے تمہین پیدا کیا زمین مین سے اور جبکہ تم تھے بچے اپنی ماؤن کے پیٹ مین
پس مت پاک ٹہراؤ تم اپنے آپکو وہ خوب طرح جانتا ہے اُن لوگون کو جو متقی ہین اور فرمایا
اللہ تعالی الذین یزکون انفسھم بل اللہ یزکی من یشاء کیا نہین دیکھا تونے
اُن لوگون کی طرف جو پاک بتلاتے ہین اپنے آپکو بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہے جسکو چاہتا

ہے۔ دیکھو یہہ شعر ان آیات کے خلاف ہے یا نہین جس بات سے خداوند کریم نے
روکا ہمارے بہادر شاعر نے اُسی کا دعوی کیا کالا سے بدبہ لیش خادنہ دویم آگے
چلکر کہتے ہین ؎ زبیۂ کفر و ضلالت ذراہ فسق و فجور ؎ بہ پیری و بجوانی بری بمنود و جدا ؎
کفر اور گمراہی کے جنگل اور فسق اور فجور کی راہ سے بڑہاپے اور جوانی مین بری اور جدا
رہا ہون۔ صراح مین لکہا ہے فسق بیرون شدن بندہ از فرمان لیس جس نے حکم سے
باہر قدم رکہا نافرمان اور گنہگار ہوا آپکو کمال علم و عمل کے سوا عصمت کابہی دعوی ہے
فرماتے ہین کبہی ہم نے گناہ نہین کیا کبہی عقائد باطلہ کے سبب گمراہ نہین ہوئے
جیسے ہوش سنبہالا سنبہلے ہی رہے انبیا علیہم السلام معترف بذنوب تہے معافی مانگتے
رہے اور خداوند کریم نے اُنکو مغفرت کی خوشخبری دیکر تسلّی بخشی چنانچہ فرمایا لیغفر
لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر تاکہ اللہ بخشے تیرے اگلے پچہلے گناہ باقی
تمام اہل ایمان خائف ہین اپنے گناہون سے ڈرتے ہین توبہ کرتے ہین معافی چاہتے
ہین وہ جانے بخشے یا پکڑے وہ کون ہے جو کبہی دائرہ حکم سے باہر نہین نکلا اگر ملا صاحب
اپنے نفس سے ایسا ہی حسن ظن رکہتے ہین جیسا اُنہون نے بیان بیان فرمایا ہے تو
غالبًا توبہ و استغفار بہی نہ کرتے ہونگے اسی اپنے رسالہ کے اول مین لکہتے ہین کہ
جب مجہے رسالہ قول سدید ہاتہ آیا تب طریقہ عمل بالحدیث نصیب ہوا اور رسالہ جو یہ
دیکہہ کر وہ باطل عقائد زائل ہوئے جو مدت العمر سے نقش خاطر تہے یہہ دونون رسالہ
جناب کو اس بڑہاپے کی عمر مین دستیاب ہوئے ہین واللہ اعلم پہر کس وجہ سے ایام
جوانی کی نیک بختی اور ضلالت کی نفی جتلاتے ہین کیا عقائد باطلہ جو مرکوز خاطر تہے وہ
ضلالت نہ تہی سوتہم ان شعرون مین آپ تمام اہل سنت والجماعت کو گمراہی سے
منسوب کرکے فرماتے ہین بجان نفور ز اہل مذاہب ہشتی۔ کہ غرق بحر ضلال اند حرق نار ہوا ؎
نہ شافعی و نہ حنفی نہ مالکی مذہب ؎ نہ نقشبندی و چشتی و نی کذا و کذا۔ کہتے ہین ہین بدل

وجان نفرت ہے مختلف مذہبون سے جو گمراہی کے دریا مین غرق ہے اور
ہواے نفسانی کی آگ سے جلے ہوئے۔ نہ مین شافعی ہون نہ حنفی نہ مالکی مذہب۔ نہ
نقشبندیہ ہون نہ چشتی نہ الیاس اور ولیا۔ حضرت کو اتباع سے بہت نفرت ہے اپنی ہی ایجاد
پر بہت خوش ہین بقول شخصے۔ نان جو بار وغن گندہ ٭ اگرچہ گندہ مگر ایجاد وبندہ ٭
اس لیئے سلف صالحین کو برا کہتے ہین ائمہ دین اور انکے اتباع حافظان شریعت
وپاسبانان سنت ہین انہین کے ذریعہ سے ہمکو دین پہنچا انہون نے بیان کیا فلان
حدیث صحیح فلان ضعیف فلانی حدیث ناسخ ہے فلانی منسوخ وہی لوگ احادیث کے
راوی ہین اور وہی ناقل انہین کی کتابون سے آج تمام امت سند پکڑتی ہے اور
انہین کے اعتبار پر مدار کار ہے اگر وہ حنفی وشافعی ہونے کے باعث گمراہ تھے تو
انکی روائیت کا کیا اعتبار ہے امام بغوی۔ دارقطنی۔ نووی ذہبی۔ ابن حجر عسقلانی
ابن عبدالبر طحاوی۔ زیلعی۔ ابن جوزی۔ ابن تیمیہ حرانی۔ ابن قیم جوزی۔ محمد شوکانی
وغیرہ جو محدث اور فقیہ تھے اور صدہا اور ایسے سبھی ائمہ اربعہ کے مذاہب کی طرف منسوب
ہوتے تھے اگر یہہ سب گمراہ ہین تو فرمایئے ہدایت والا کون ہے طالب حق کو چاہیئے
بزرگان دین کو اپنا پیشوا سمجھے اور انکا اتباع کرے جس مسئلہ مین خطا دیکھے وہان
انکی پیروی چھوڑکر حق کا اتباع کرے نہ خوارج کی طرف بدگوئی کرے اور نہ روافض کی
طرح اندہی تقلید مین پہنسے۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان
ولاتجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک روف الرحیم اے رب ہمارے
بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہم سے سابق تھے ایمان مین اور نہ کر ہمارے
دلون مین مومنون کی برائی کا لگاؤ اے رب ہمارے بیشک تو ہے مہربان رحم والا
دیکھو اس آئیت سے بدظنی اور بدگوئی کی کیسی ممانعت پائی جاتی ہے بلکہ بحکم اس
حدیث نبوی کے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو لوگون کا شکر گذار نہین

وہ اللہ کا شکر بہی نہین کرتا اُنکی مساعی جمیلہ کی شکر گذاری ہم پر واجب ہے اگر
ہم ملا صاحب سے سوال کرین کہ جو کچہہ آپ جانتے ہین یہہ کہان سے سیکہا تو اور کچہہ
جواب نہ بن پڑیگا سوا اسکے کہ مقر ہون یہہ سب اُنہین کا فیض ہے۔ چہارم یہان آپ
شرک کا اقرار کرتے ہین۔ منم کہ غرہ نامم بنام صاحب تست کہ علی ولی ملقب بخاتم الخلفا
مین ہون جو میرے نام کی روشنی اے نبی اللہ تیرے یار کے نام سے ہے۔ جسکا نام ہے
علی خدا کا ولی اور خلفاء کا ختم کرنیوالا اس شعر مین آپ نے رسول خدا کو مخاطب کیا اور
بصراحت تمام یہہ بات بتلائی کہ غلام علی کے نام مین لفظ علی جسکی طرف لفظ غلام کی نسبت
ہے وہ امیر المومنین علی کا نام ہے خدا کا نام نہین یضاھؤن قول الذین کفروا قاتلھم
اللہ خدا اُنکو مارے مشرکون جیسی بات موہنہ سے نکالتے ہین۔ خداوند کریم فرماتا
ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ ولا الملئکۃ المقربون نہین انکار
کرتا مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے اور نہ مقرب فرشتے۔ تمام انبیاء اور حضرت خاتم المرسلین
کا فخر ہے کہ وہ اللہ کے بندے کہلاوین اور جہان پروردگار نے قرآن مجید مین کسی کو
مہربانی سے یاد کیا ہے اُسکو عبد کا لقب دیا ہے افسوس آپ نے اپنے نام کی ایسی
شرح کی جو سارا بہرم کہود یا اگر کوئی اور شخص آپکے نام کے ایسے معنے کرتا تو ہم بلحاظ
آپکی مولویت کے کبہی اعتبار نہ کرتے۔ غیر خدا کی طرف عبودیت کی نسبت کرنی شرک
ہے جسکو شک ہو وہ اس آیت کی تفسیر دیکہہ لے فلما اتاھما صالحا جعلالہ شرکاء
فیما اتاھما فتعالی اللہ عما یشرکون اب ہم ملا صاحب سے استفتا کرتے ہین کہ
غلام حسین اور میران بخش اور نگاہیا نام رکہنا بہی جائز ہے یا نہین بلنوا توجروا بیعت
کو جو سنت ہے بدعت کہنا اور مشابہت مشرکین پر فخر کرنا خاص ملا صاحب کا حصہ
ہے فالی اللہ المشتکی والیہ یرجع الامر ناظرین کو ہم ایک بات اور جتلاتے ہین
کہ ملا صاحب نے اپنے قصیدہ مین دعوی کیا تہا کہ اسماء مبارک نبی صلعم اسماء الہی